

ذوقوا فیتکم هذا الذی کتم به لیسبحون

الحمد لله که درین آردان سعادت عنوان

Check
16



عمارة المساجد - بهدم اساس الشواهد
از تصنیف مولوی محمد سعید بنارس
جامع القوائد
از تصنیف مولوی عبد الباقی
کاشف المکارم



از تصنیف بعض علماء دہلی

صيانة الانسان

از تصنیف عبد الله صامیوتی

در مطبع سعید المطلاع واقع بنارس محلہ دار انکسار مطبوع شدند

۱۰۸۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد اللہ و تعالیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد فقیر راجی الی اللہ المجید
محکم عید کنجای مولدا و بنارسی نند و لاجند مت متبعان سنت سنہ و پیر و ان
طریقہ سنیہ مصطفویہ کے گذارش کرتا ہے کہ اندون ایک رسالہ بطور سوال و جواب
کے مسطورہ شرح شہاب دجوناہ مولوی وصی احمد صاحب کے شائع ہوا ہے میرے
بعض اصحاب نے فرمایا اور تاکید ملیج کی کہ اگر مضمون اسکا صواب ہو تو تصدیق
تعمیم کیا جائے ورنہ رد و تکذیب اس کترین نے جو اسکو ابتدا سے آخر تک بغور
تمام دیکھا تو مملو یہ اتہام پایا جن کتابوں کا مولوی صاحب نے اس فتوے میں
نشان دیا ہے کسی میں وہ بات نہیں پائی جاتی بلکہ ان کتابوں میں انکا خلاف
موجود ہے ہاں البتہ یہ سب باتیں کتب متداولہ خفیہ میں موجود ہیں جیسا کہ عنقریب
معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اس رسالہ سے محکومی طرح کی فکر لاحق ہوئی اور کہ اکثر
متذعن متبعین سنت پر حق کرینگے کہ تمہاری کتابوں میں ایسی باتیں پائی جاتی
ہیں حالانکہ یہ سب باتیں خود انہیں کی کتابوں میں موجود ہیں دوم مولوی وصی احمد
صاحب کو ایک طرح کا خیر ہوگا سوم موحدین کثر ہم اللہ الی یوم الدین کو باعث دل شکنی کا

ہو گا چہاں کہ اکثر عوام جاوہ اعتدال سے بہک جاویں گے لہذا میں نے حسبہ اللہ اس کا جواب
 لکھنا شروع کیا وہ جو جی و نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ قبل شروع
 مقصود کے اس بات کو معلوم کر لینا چاہئے کہ اصل اصول اس گروہ باشکوہ کا اتباع
 قرآن و حدیث ہو اگر کسی صاحب نے کوئی مسئلہ خلاف بھی لکھا ہو تو اس گروہ پر ہرگز
 الزام نہیں ہو سکتا ہاں ایسا مسئلہ جو اس گروہ باشکوہ میں متداول ہو اس کا کوئی ثبوت
 کر دکھلاوے کہ یہ تم لوگوں کا مسئلہ خلاف سلف صالحین کے ہے تو بیشک قابل الزام کے ہو گا
 ورنہ باسواۃ اسکے کچھ الزام نہیں بخلاف ان مسائل کے جو ہم براۓ الزام حنفیہ کے لکھتے ہیں
 وہ سب آپ کی کتابوں معتبرہ میں موجود ہیں اور وہ کتابیں فرقہ حنفیہ کے مسلمات سے ہیں جو
 اس کا جواب لکھے اور اس کو ملحوظ ضرور ہے آئندہ اقوال مولوی صاحب کو جو ادھون
 نے بطور اتہام کے لکھے ہیں اتہام اول و دوم سے تعبیر کیا جاویگا اور اقوال کر کے اس کا جواب
 دیا جاویگا **قولہ اہل سنت سے خارج ہیں** مثل دیگر فرق ضالہ رافضی خارجی وغیرہما
 کے ہیں **اقول** آپ نے اب تک معنی سنت و جماعت کو بھی نہیں سمجھا فقط لفظ سنت
 جماعت کا سن لیا ہو ذرا شرح عقائد کا ہی مطالعہ کیا ہوتا اگر کتب کلامیہ کا ملاحظہ فرماتے
 تو یہ کلمہ زبان پر نہ لاتے خیر میں ہی آپ کی خاطر سے معنی سنت جماعت کے آپ کی کتابوں سے
 لکھے دیتا ہوں کہ دیکھ کر شرمائے پھر ایسا گندہ کلمہ زبان پر نہ لائے شرح عقاید نسفی مطبوعہ
 مطبع علوی کو صفحہ ۶ میں ہے فاشتغل ہود من تبعہ بابطال الذرای المعتزلۃ و اثبات
 ما ورحبہ السنۃ و مضی علیہا الجماعۃ فسمواہل السنۃ و الجماعۃ ترجمہ پس مشنول
 ہوا اشعری اور جو اس کا تابع تھا باطل کرنے راۓ معتزلہ میں اور ثابت کرنے اس مسئلہ میں
 جو سنت سے ثابت تھا اور جس پر جماعت پہلی لوگوں یعنی صحابہ کے گذری تھی پس نام کے
 نئی اہل سنت و جماعت الحمد للہ کہ یہ تعریف اس گروہ باشکوہ موحدین پر صادق آتی ہو کیونکہ
 انکا عمل ان مسائل پر ہے جو سنت سے ثابت ہوئے ہیں موحدین قدم بقدم طریقہ ما انا علیہ

واصحاب کی جو ہم حنی اہل سنت و جماعت کا ہے چلتے ہیں تعجب ہے کہ یہ سیدیم و جہلم مولود وغیرہ
 بدعات کرنیوالے تو آپ کے نزدیک کسے سنی بنے زمین اور موحیدین خارج از اہل سنت و جماعت ہی
 ہوں ع بہ بین تفاوت راہ از کجا است تا کجا + اگر رسم کہیں کہ تقلید شیخی کے واجب جانتی
 والے گیارہویں کرنے والے مولود کی مجلس کو رونق دینے والے خارج از اہل سنت و جماعت
 ہیں اور مثل غیر سنی کے ہیں تو بجائے کیونکہ زمانہ رسول اللہ صلعم و صحابہ کرام و مجتہدین غلام
 میں ان باتوں کا نام و نشان بھی نہ تھا اب بتائی کون سی رہا آیا یہ گروہ یا مبتدعین قولہ
 انکے بہت سے عقائد اور مسائل مخالف اہل سنت کے ہیں اقول موحیدین کا کوئی مسئلہ ہی
 خلاف قرآن اور حدیث اور سلف صالحین کو نہیں ہے یہ سب آپکا اتہام ہے ہاں البتہ کتب
 استدلالہ حنفیہ میں بہت سے مسائل خلاف اہل سنت و جماعت و سلف صالحین کو ہیں چونکہ
 آپ نے کل اکیس مسئلہ بطور اتہام کے لکھے ہیں لہذا میں پچیس مسئلہ آپ کی کتب مقبرہ سے لکھتا
 ہوں بعد ازیں آپ کے کل اتہاموں کی صحیح کئی کیجا دیگی اول خدا کا جو ٹھہر بولنا حنفیہ کے
 یہاں ممکن ہی چنانچہ مسلم الثبوت کے منہ میں موجود ہے ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے ہم
 نہیں تسلیم کرتے ہیں امتناع کذب کا اور اللہ تعالیٰ کے ووم خدا اپنی وعید کا خلاف
 کر سکتا ہے مثلاً اللہ نے فرمایا ہے کہ جہنم کی آگ کا فروں کے لئے تیار کی گئی ہے اللہ اسکا خلاف
 کر سکتا ہے چنانچہ شرح عقائد نسفی مطبوعہ علوی کی صفحہ ۸۶ میں موجود ہے عبارت
 اوکی یہی نہ ہم بعضہم ان الخلف فی الوعدین کرم ترجمہ بعض نے کہا ہے کہ اللہ کا
 وعید میں خلاف کرنا کرم ہے بعض نے حاشیہ پر لکھا ہے والحق ان الخلف جائز عقلاً
 ترجمہ حق یہی کہ تحقیق خلاف کرنا جائز ہے از روئے عقل کے ملا علی قاری حنفی کا ایک
 رسالہ مستقل پر اثبات خلاف وعید میں سوم ایمان کہ بیش نہیں ہوتا ایمان حضرت جبریل
 و محمد رسول اللہ صلعم و عام لوگوں کا برابر ہے چنانچہ اسے شرح عقائد کے صفحہ ۹۲ میں
 اور الدر الاثر شرح فقہ اکبر کے صفحہ ۷۴ میں موجود ہے چہارم حضرت رسول

اللہ صلعم کے رسالت کو بعض کے لئے جانتے ہیں اور ماسوائے حضرت صلعم کے باقی سب
 نبیوں کی نبوت کو براہِ نگاہتے ہیں چنانچہ رسالہ تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب
 حنفی میں موجود ہے نیز مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے حضرت صلعم کے خاتمیت
 کو اسی طبقہ کے لئے حصر کیا ہے رسالہ دافع الوساوس ملاحظہ فرمائیے پنجم حدیث احاد
 کوئی عقیدہ ثابت نہیں ہوتا جبکہ یہ مطلب ہے کہ اکثر معجزات رسول اللہ صلعم پر جو خبر
 احاد سے ثابت ہیں عقیدہ رکھنا چاہیے چنانچہ شرح مسلم الثبوت میں جو مذہب
 حنفی کی بہت عمدہ کتاب ہے اس کے صفحہ ۴۱۹ میں موجود ہے عبارت اسکی یہ ہے المقصود
 فی العقائد تحصیل العلم والحدیث من الواحد لا یفید الا ترجمہ مقصود عقیدہ میں حصول
 یقین کا ہے اور خبر واحد سے یقین حاصل نہیں ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ جو معجزات
 خبر واحد سے ثابت ہوئی ہیں ان کا یقین نہیں رکھنا چاہیے۔ **ششم** اجماع
 کل امت جسکی سند ہو معلوم نہ ہو حجت شرعی نہیں چنانچہ مسلم الثبوت اور اسکی
 شرح بحر العلوم جو اصول مذہب حنفی کی کتاب ہے اس کے صفحہ ۱۵۵ میں موجود
 ہے عبارتہ ہکذا مسئلہ لا اجماع الا عن مستند ترجمہ نہیں اجماع مگر سند سے
 ہفتم خنزیر کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے جائز ہے حج اسکی میں اصلی
 فقہ حنفی کی کتاب جو لاہور میں طبع ہوئی ہے اسکی صفحہ ۳۳ میں موجود ہے
ششم بال خنزیر کے پاک ہیں اس سے نفع اٹھانا درست ہے امام محمد کے نزدیک
 چنانچہ ہدایہ مطبوعہ مصطفائی کے صفحہ ۳۹ جلد دوم میں موجود ہے ہکم بنیر جو خنزیر
 کے چربی سے مایہ دیگیا تھا شام سے آیا اور حضرت صلعم نے اسکو بغیر تحقیق کے کہا یا
 چنانچہ یہ مسئلہ قرۃ العین کی شرح فتح المعین میں موجود ہے اور یہ
 کتاب فقہ حنفی کی ہے نیز اس مسئلہ کو مولوی عطاء محمد حنفی ہوشیار پوری نے نقل کیا
 ہے موجدین کو نزدیک یہ مسئلہ باطل ہے **ہم** بکری کا بچہ جو خنزیر کے دودھ سے

پلا ہو حلال ہو چنانچہ یہ مسئلہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در مختار چھاپہ صدیقی جلد چہارم
 کے صفحہ ۱۹۱ میں ہی عبارت اُسکی یہ ہے اور اگر جانور نجاست اور غیر نجاست دونوں کو
 ہو اس طرح کہ اسکا گوشت گندہ نہ ہو تو حلال ہے جیسے وہ حلوان حلال ہو چکا لگایا ہے
 سور کے دودھ سے یازدہم اور اگر کول اللحم جانور کو شراب پلائی گئی ہو پھر اسی
 وقت ذبح کیا گیا ہو تو اسکا کھانا حلال ہے چنانچہ یہ مسئلہ ہی اسی صفحہ میں ہے
 دوازدہم غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در مختار مطبوعہ مطبع صدیقی کے صفحہ ۱۰
 میں ہے کہ اگر کتے کو بغل میں دبا کر نماز پڑھے تو نماز اُسکی درست ہے نیز اسی
 کتاب کی صفحہ ۹۹ میں ہے کہ کتابخس العین نہیں سیزدہم اُسی کتاب کی صفحہ
 ۹۹ میں ہے کہ کتے کی کہاں کی جانناز اور ڈول بنانا درست ہے چہار دہم شست
 زنی کرنا تسکین شہوت کے لئے مباح ہے فتاویٰ قاضی خان کے صفحہ ۱۰۰ میں ہے +
 یازدہم اُسی فتاویٰ کے جلد چہارم کے صفحہ ۳۶۵ اور فتاویٰ سراجیہ
 متفقہ اسم میں ہے کہ قرآن شریف کو شفا کے لئے پیشاب اور خون سے لکھنا درست
 ہے اور چڑھے مردار پر بھی لکھنا درست ہے ستر دہم چلی حاشیہ
 شرح وقایہ کے صفحہ ۲۹۸ میں ہے کہ خری زانیہ کی حلال ہے ہفت دہم غایۃ الاوطار
 کے صفحہ ۷۷ کتاب الطہارت میں ہے کہ جب آدمی چار پائی سے یا مردہ عورت سے
 یا لڑکی سے جماع کرے تو بغیر انزال کے غسل نہیں بلکہ وضو ہی نہیں ٹوٹتا اگر ایسا عمل
 قبیح وضو کر کے کیا تو وضو نہیں ٹوٹتا اسی وضو سے نماز درست ہے ہیر دہم
 ہدایہ مطبوعہ مطبع مصطفائی کے جلد دوم کے صفحہ ۷۰ میں ہے کہ دار الحرب میں
 سود لینا درست ہے اور صفحہ ۷۵ میں ہے ایک پیسے کو دو پیسے سے چھینا درست
 ہے نوز دہم سوائی چار شرابوں کے باقی سب شراب گہیون جو موچ کی پینی درست
 ہے چنانچہ اُسی کتاب کے صفحہ ۷۹ میں ہی ہیر صفحہ ۸۰ میں ہے کہ اسکے شراب کو

حدیث لگائی جادی اگرچہ نہ میں ہو **بسم** اور اسی کتاب کے جلد اول کو صفحہ ۵۷۸ میں ہے کہ اگر کافر ذمی رسول اللہ صلعم کو گالی دیو تو اس کا ذمہ نہیں ٹوٹتا **اقول** ایسے مذہب سے اللہ پناہ دیو جس میں ایسی ایسی گندی باتیں ہیں **لبست** و **مکیم** ہدایہ مطبوعہ مطبع مصطفائی کے جلد اول کے صفحہ ۲۹۶ میں ہے کہ محرمات ابدی جیسے ماہرین کے ساتھ نکاح کر کے جماع کرنے سے حد نہیں آتی بعض علماء حنفی جیسے مولوی محمد قاسم صاحب دیوبندی نے اسکو ثابت کیا ہے کہ ماہرین کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے۔ **لبست** و **دورم** غایت الاوطار مطبوعہ مطبع صدیقی کو صفحہ ۶۳۴ میں ہے کہ اگر ایک عورت مغرب میں ہو اور ایک مرد مشرق میں دونوں کے درمیان ایک سال راہ کا فاصلہ ہو پھر دونوں کا نکاح و کالتا ہو جاوے تو اب جو لڑکا عورت کے پیدا ہوگا اسی مرد کے نسب سے شمار کیا جاوے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ شاید مرد اڑ کر چلا گیا ہو ناظرین ان لوگوں کے خیالات کو شیخ چلی کے خیالات سے کم نہ تصور فرما دیں + **لبست** و **سوم** بحر الرایت اور فتاویٰ برہنہ مطبوعہ لاہور کے جلد ثانی کی صفحہ ۱۸ میں ہے کہ لف تحریر درست ہے یعنی کوئی شخص کپڑا نرم ذکر پر لپیٹ کر جماع کرے تو بغیر انزال کے غسل نہیں **لبست** و **چہارم** ہدایہ مطبوعہ مصطفائی کے جلد دوسری کے صفحہ ۱۲۵ میں ہے کہ اگر ایک شخص نے پرانی عورت پر چھوٹی گواہ دی کہ یہ عورت میری ہے اور قاضی نے حکم کر دیا تو اب اسکو اس عورت سے وطی کرنا حلال ہے کچھ گناہ نہیں **لبست** و **نجم** غایت الاوطار مطبوعہ مطبع صدیقی کی جلد اول کے صفحہ ۱۲۵ میں ہے کہ رطوبت شرمگاہ عورت کی نزدیک امام صاحب کے پاک ہے شل اور رطوبتوں کے انتہائی مسائل فقہ حنفی کے جو مخالف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ہیں بہت ہیں میں کہانتک لکھوں یہ چند مسائل مشہور نمونہ از خوارے کے طور پر لکھتے ہوں تاکہ حنفیہ طاعین دیکھ کر شرمائیں اور طعنہ زنی سے باز آئیں **واضح** ہو کہ جن جن

کتابوں کی حوالہ سے یہ مسائل میں نکلے ہیں اگر کوئی ان مسائل کو ان کتابوں میں
 نہ پاوی تو فی سدا ایک روپیہ تاوان ہم سے لے اب مقررہ صاحب کے اتہاموں کا جواب
 دیا جاتا ہے **بہ اتہام اول** یہ ہے کہ خدائے پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتی ہیں
 چنانچہ کتاب صیانتہ الایمان مطبوعہ مراد آباد مصنفہ مولوی شہود الحق صاحب شاگرد
 مولوی نذیر حسن صاحب کے صفحہ ۵ میں مندرج ہے **اقول** مولوی شہود الحق
 صاحب پر آپ کا بہتان ہے آپ سے پہلے مولوی تمنا نے یہ بہتان مولانا مولوی شہید
 پر کیا تھا اسکا جواب مولوی شہود الحق صاحب نے دیا کہ مولوی اسمعیل صاحب پر یہ
 بہتان ہے چنانچہ عبارت صفحہ ۵ کی یہ ہے باقی مولوی محمد اسمعیل صاحب رحمۃ اللہ
 علیہ کی طرف خدا کو جھوٹا اور حضرت کو چار سے زیادہ ذلیل کہنے کی نسبت بالکل غلط
 ہے مولوی محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں نہ خدا کو جھوٹا کہا ہے اور نہ حضرت
 کو چار سے زیادہ ذلیل یہ سب افتراء ہے اور اسی کتاب کے صفحہ ۸ میں ہے میں بھی
 استقدر تسلیم کرتا ہوں کہ خدایتعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے اس عبارت سے صاف ظاہر ہے
 کہ وہ خدا کے نسبت جھوٹ بولنے کی محال ہوئی قائل ہیں اور جو یہ آپکو اس لفظ سے
 شبہ ہوا ہے کہ اسکا کذب کے قائل ہونے سے خدا کو جھوٹا اور کاذب کہنا لازم نہیں
 آتا یہ اوٹھون نے مذہب حنفیہ اور اکثر اہل سنت و جماعت کا نقل کیا ہے جیسا کہ اسکی
 تصحیح انہوں نے صفحہ ۹ میں کی ہے پہلے معلوم ہو چکا کہ یہ مذہب حنفیوں کا ہے واہ
 صاحب اپنا تو الزام اور دوسروں کے سر لگاتے ہو برعکس نہ ہند نام زندگی کا فور ذرا
 سلم الثبوت کے منہیہ کا مطالعہ فرمائیے اور ایسی تہمت سے باز آئی **اتہام دوم**
 میری کہ انبیاء علیہم السلام تبلیغ احکام میں بالاتفاق معصم ہیں حالانکہ مولوی محمد حسین خاں
 اسی کتاب رد تقلید کتاب الجید مطبوعہ فاروقی کے صفحہ بارہ میں انبیاء علیہم السلام
 سے بہول چوک کا احکام دینی میں مقرر ہے **اقول** کتاب رد تقلید میں یہ کہیں نہیں

کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام احکام دینی کے تبلیغ میں بہول چوک کرتے ہیں یا پکا
 بہتان عظیم ہے سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ اس کتاب میں فقط یہ ہے کہ انبیاء
 سے بھی بہول چوک ہوتی ہے نہ یہ کہ انبیاء سے تبلیغ احکام میں بہول چوک ہوتی ہو عبارت
 اسکی بعینہ نقل کرتا ہوں صفحہ ۱۲ میں ہے لَانِ الْاَنْبِيَاءُ مَا كَانُوا مَعْصُومِينَ مِنَ الزَّلٰلَةِ
 وَالسَّهْوِ مَرْجُمًا اسکا اسی کتاب میں ہر اس لٹکے کہ تمام پیغمبر و گداور بہول چوک سے
 نہیں بچتے اب ناظرین متہم صاحب کو انتہام پر خیال فرما دیں اور بہول چوک کا صاۃ
 ہونا انبیاء سے کُل اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے فقط شیعوں کا اسمین اختلاف
 ہے چنانچہ امام نووی نے حدیث اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسِیْ كَمَا تَنْسَوْنَ کی شرح میں اس کی
 تعبیر کی ہے چونکہ متہم صاحب متقی مذہب ہیں اس لئے خفی مذہب کی کتاب مسلم الثبوت
 اور اسکی شرح بحر العلوم سے نقل کرتا ہوں صفحہ ۳۹۱ میں ہر دوالاتفاق ایضاً
 تجویز ہا سہواً و غلطاً بان یکون خطائی الاجتهاد الی ان قال ومنه الشیخ
 علیہ السلام اس الذکتین سہواً الا الشیعة ترجمہ اور اتفاق ہو بھی تجویز کرنے گناہ
 ضغیرہ کے انبیاء پر بہول چوک سے اس طرح پر کہ ہو خطا اجتہاد میں یہاں تک ہے کہ
 اسی بہول سے حضرت کا دور گفتوں پر سلام پھیرنا ہے مگر شیعہ انتہی اسی صفحہ میں
 دوسری جگہ ہے و کلامہم من الخفۃ و الشافعیۃ جو نہ الزلۃ فیہما ترجمہ
 یعنی کل حنفیوں اور شافعیوں نے ڈگا دینی لغزش کو دونوں میں یعنی صغیرہ اور کبیرہ
 میں جائز رکھا ہے اب متہم صاحب کو جو اعتراض ہوا اپنی گردہ پر فرما دیں۔ انتہام
 سو ہم یہ تذکرہ حضرت کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہیں چنانچہ نصر الموشیر
 مصنفہ اخون صدیق پشاور سی شاگرد رشید مولوی نذیر حسین صاحب کی صفحہ
 ۶۲۲ میں الف و لام خاتم النبیین کو عہد خارجی کہا ہے کہ جبکہ معنی یہ ہیں کہ بعض
 کے خاتم ہیں نہ سب کے اقول سعادۃ اللہ اور توبہ و حاشا دلا کہ یہ کسی محمدی کا

عقیدہ ہوتہم لوگ تو جب کایہ عقیدہ ہوا سو کا فر جاتے ہیں نصر المومنین میں چند جگہ تصریح
 ہے کہ حضرت کل جن و بشر کے رسول ہیں ہاں البتہ اسمیں انہوں نے اثر ابن عباس جسکو یقیناً
 و حاکم وغیرہ نے اخراج کیا ہے اسمیں گفتگو کی ہے اور یہودہ خیالات علامہ رام پور کو رد
 کیا ہے اس گفتگو میں ملا صدیق صاحب متفق نہیں ہیں بلکہ ویسا ہی کلام آپ کے دو اثر سے
 حنفیوں کو معتقد اسے یعنی مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے رسالہ دافع الوسا اس
 عن اثر ابن عباس میں اور مولوی محمد قاسم صاحب دیوبندی نے رسالہ تحذیر الناس میں
 کیا ہے اگر اس سے انکار خاتمت کا سمجھا جاتا ہے تو ساری حنفی رسول اللہ صلعم کے خاتم
 ہونیکے منکر ہیں اسد پادشہ ہم موحدین کو ایسے عقیدہ بد سے اور خلاف کلام مجید سے
 اتہام چہارم حدیث احاد یعنی سوائے حدیث متواتر کے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کا معجزہ ثابت نہیں ہوتا جب کایہ مطلب ہوا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوا ایک
 و معجزہ کے صادر نہیں ہوا کیونکہ سوائے قرآن کے اور معجزات حدیث متواتر سے ثابت
 نہیں چنانچہ کتاب دلیل حکم مصنف مولوی نذیر حسین مطبوعہ دہلی میں موجود ہے اقول
 بالکل غلط میرے بہتان ہوا آپ نے محمد شاہ کی تقلید سے لکھا ہے دلیل حکم میں اسکا اثر بھی نہیں
 کہ خبر احاد سے معجزہ ثابت نہیں ہوتا ہاں البتہ یہ اصول فقہ حنفی کی کل کتابوں میں ہے
 کہ خبر واحد سے عقیدہ نہیں ثابت ہوتا جیسا کہ مسلم الثبوت اور اسکی شرح کی عبارت
 گذری جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سوائے ایک دو معجزہ کے کسی پر عقیدہ رکھنا نہ چاہئے
 بخلاف ہم موحدین کے کہ خبر واحد کو مثبت عقیدہ و عمل کا مانتے ہیں اتہام پنجم اجماع کل
 امت جسکی سند مجہول معلوم نہ ہو حجت شرعی نہیں چنانچہ کتاب معیار الحق مصنف مولوی نذیر
 مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۱۳۱ الخ اقول یہ بعینہ مسئلہ اصول فقہ حنفی کا ہے کہ جس
 اجماع کی سند نہ معلوم ہو وہ حجت شرعی نہیں جیسا کہ مسلم الثبوت اصول فقہ حنفی کی
 عبارت اور پر گذر چکی حضرت متہم اس عبارت تو ضیح موعج کو جو اسی صفحہ میں موجود ہے

جس سے جناب مولانا فخرالحق شینکری نے اس مضمون کو ثابت کیا ہے ائمہ بزرگ کے چھوڑ گئے
 بلکہ جناب مولانا معدوح نے تو حنفیوں کو الزام دیا ہے کہ تم جو کہتے ہو تعلید شخصی اجماع سے
 ثابت ہو حالانکہ تمہاری کتاب تو بیخ تعلیم میں ہو کہ اجماع بغیر سند کے قابل حجت کے نہیں تو سند
 اس اجماع کے پیش کردار اب ذرا کتب اصول کا ملاحظہ فرمائے اور اس مصرع کو بار بار زبان
 پر لائیے اور ذرا تو شرمائیے مصرع میں الزام اسکو دینا تھا قصور اپنا نکل آیا انتہا شرم
 مجتہد کا قیاس شرع میں معتبر نہیں چنانچہ معیار الحق کے صفحہ ۷۹ میں اور کتاب اعتصام
 السنہ کے صفحہ ۳۶ میں موجود ہے اقول معیار الحق میں ہرگز کسی حکم پر ہی قیاس کی
 حجیت سے انکار نہیں کیا اور نہ یہ مسلک جناب فخرالحق شینکری مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب
 کا ہے اور مولانا اعتصام السنہ ظاہری المذہب ہیں اور ظاہریوں کے نزدیک قیاس حنفی
 حجت نہیں کہ لا یخفی علی ماہر الاصول پہلے بڑے بڑے لوگوں نے قیاس کا انکار کیا ہے
 عبید اللہ العینی نے شرح منہاج میں فرمایا ہے کہ اہل بیت میں سے امام محمد باقر اور
 جعفر صادقؑ نے قیاس سے انکار کیا ہے اور فتح الباری میں حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ
 انکار قیاس کا ثابت ہوا ہے ابن مسعود اور عامر الشعبي اور محمد بن سرین وغیرہ سے فقط
 اتہام مفتی مسئلہ رجعت کے قائل ہیں یعنی حضرت امام مہدی علیہ الرحمۃ کے زمانے میں
 سب مردے جو انکی حجت میں مرے ہیں قبور سے قبل قیامت کے زندہ ہو کر اسے مستفید
 ہونگے چنانچہ کتاب در اسات اللیب مصنفہ مولوی معین الدین مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۲۱۹
 میں موجود ہے اقول کتاب در اسات میں انہوں نے یہ خود ہرگز نہیں فرمایا بلکہ آئین
 اوصیوں نے قول بعض اہل علم کا نقل کیا ہے چنانچہ عبارت انکی بعینہ ہدیہ ناظرین کرتا
 ہوں صفحہ ۲۱۹ میں ہے ولقد اخبرت من بعض اهل العلم انه قال من مات
 علی احب الصادق الامام العصر علیہ السلام ولحقہ سرک او اناہ اخر ترجمہ
 البتہ تحقیق خبر دیا گیا میں بعض اہل العلم سے کہ ہر آئینہ اسے فرمایا ہے کہ جو امام عصر کے

حب صادق پر مراد اور امام کا وقت نہ پایا اٹھلی یہاں سے معلوم ہوا کہ یہ آنکا قول نہیں بلکہ انھوں نے بعض کلام نقل کیا ہے اور ہم موحیدین کا یہ مسلک ہے کہ جو بات قرآن و حدیث سے ثابت ہو اس کو سب سے پیش قبول کرتے ہیں نہ ایسے زلیات کو یہ کام مقصدین کا ہی ہے **اتہام ہشتم** حضرت ابوبکرؓ اور ادنیٰ ہر اہی ارث ندیے حضرت فاطمہؓ میں خطا پر مبنی چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۳ میں موجود ہے اقول یہ ہرگز اس صفحہ بلکہ اس کتاب میں نہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ وغیرہ صحابہ رضائے نہ دینے میں خطا پر مبنی یہ سب افتراء ہے اگر یہ دونوں اتہام آپ کے اس کتاب میں پائے جاتے تو اس گروہ یا شکوہ پر کیا صاحب در اسات تو خفی ہیں دیکھئے باروین در اسات میں امام صاحب پر جو لوگوں نے اعتراضات کئے تھے انکو کس عرق ریزی سے دفع کیا ہر اتہام نہم حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت فاطمہؓ زہراؓ کے ساتھ اور حضرت عمرؓ حضرت علیؓ کے ساتھ کیونکر رہتے تھے چنانچہ کتاب اعتصام السنۃ کے صفحہ ۶۹ میں ہے اقول یہ بھی ایکی ابد فریبی ہے مقصود صاحب اعتصام السنۃ کا یہ ہے کہ تم تک قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہئے ہر بات میں گواہی نہ غضب میں فرمایا ہونہ قول فعل صحابہ سے کیونکہ دیکھو حضرت فاطمہؓ زہراؓ باعث نہ دینے میراث ابابکرؓ رضی اللہ عنہ کے ایسی خفا ہو گئیں جیسا کہ بخاری شریف میں ہے اسی طرح حضرت عمرؓ حضرت علیؓ سے باعث نہ بیعت کرنے انکے سے حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ کی خفا ہوئے جیسا کہ بخاری شریف میں اسکا قصہ ہے اگر صحابہ کو قول حجت ہوں تو چاہئے کہ ان اقوال کو بھی لیا جاوے **اتہام دہم** چاروں اماموں کے پیرو اور چاروں طریقوں کے متبع یعنی حنفی شافعی مالکی حنبلی اور چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ و مجددیہ یہ سب لوگ کافر ہیں اسی کتاب کے صفحہ ۸۰ میں مذکور ہے اقول یہ سب اس کتاب پر آپکا بہتان ہے اس میں فقط یہ ہے کہ اسی طرح کافر ہوئے سب مذاہب اربعہ میں اور محبت طریقہ اربعہ میں یہ ہرگز اوہوں نے نہیں فرمایا کہ کل آدمی بلکہ یہ ادنیٰ کا قول قضیہ مہملہ ہے اور مہملہ حکم میں جزیہ کے

ہوتا ہے مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو قرآن و حدیث کو صریح پکارا امام کا قول نہیں ترک
 کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ ہم قرآن و حدیث کو نہ مانیں گے جیسی کہ تصحیح کی ہے اور تمہوں نے
 اس امر کی صفحہ ۹۸ میں جب جوابات عقائد سے فراغت حاصل ہوئی تو اب جواب
 عملیات کا جو سہم نے لکھا ہے دیتا ہوں و ما توفیقی الا باللہ جوابات عملیات
 اتہام اول پانی اگرچہ نہایت ہی قلیل ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب
 رنگ اور بو اور مزہ تینوں نہ بدلیں چنانچہ طریقہ محمدیہ ترجمہ در ربیہ مصنفہ نواب
 صدیق حسن خان صاحب رئیس ہوپال مہر شدہ مولوی نذیر حسین صاحب کے
 صفحہ ۶ و ۷ میں موجود ہی اقول طریقہ محمدیہ نام کوئی کتاب تالیف نواب صاحب
 کی نہیں ہے یوں معلوم ہوا کہ عبداللہ مواتی نے ترجمہ در ربیہ کا غلط سلسلہ اصل
 مسودہ سے نقل کر کر اور اسکا نام طریقہ محمدیہ بطور خود قایم کر کے طبع کرا دیا چنانچہ
 وہ ترجمہ جب نواب صاحب نے دیکھا تو فتح المغیث میں تصحیح ترجمہ کی از سر نو فرمائی
 علاوہ اسکے یہ مذہب کہ پانی نجس نہیں ہوتا جب تک اسکی تین اوصاف سے کوئی
 وصف نہ بدلے امام مالک اور حنبلیہ اور محدثین اور امام غزالی وغیرہ کا ہے اور اسکیو
 شاہ دلی اللہ صاحب نے مستوی شرح موطا میں راجح کہا ہے اور وہی مذہب احنق
 حدیث کے ہے جو اس بارے میں نص ہے یعنی ان الماء طہور لا ینجسہ شیء
 اور دوسری روایت میں ہے ان الماء لا ینجسہ شیء الا ما غلب علیہ یحہ و طعمہ و
 لونہ اگرچہ نواب صاحب بہادر نے بموجب اس حدیث کے اس مذہب کو اختیار
 کیا تو کیا قباحت ہی بخلاف آپکے مذہب کے کہ مسدودہ درودہ کا بخلاف حدیث کے اکل
 پچو اپنی رائے سے اختیار کیا ہے اگر وہ درودہ حوض میں دس بنیس آدمی
 پیشاب اس صورت سے کریں کہ رنگ بو مزہ نہ بدلے یا سیر و وسیر گوہ
 اس میں ملا دیا جاوے یا ایک گھڑا شراب اس میں ملا دی جاوے یا کتا ادر

سور اس میں دو ب کرم جاو کر پھر اسکا ایک پیالہ آپکی مذہب میں طاهر طہر ہے جو
 آپ اسکا جواب دیونگے وہی ہمارا جواب ایک پیالے پانی کا تصور فرما دین ۛ
 اتہام دوم لڑکے شیر خوار کا پیشاب پاک ہے چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۷ میں
 مذکور ہے اقول آپ نے تو بوجہ عناد یا تعصب مذہبی کے اقبل ابعد عبارت
 سے نظر پر پردہ ڈال لیا ہے علی الجہاد ہم غشاوہ آپ ہی پر صادق آتا ہے جناب
 شیخ الشیخ مجتہد یمانی قاضی شوکانی نے یہاں نجاسات مغلفہ کو ارشاد فرمایا ہے اور
 بول روضہ کا استثناء فرمایا ہے کہ اسکی نجاست مغلفہ نہیں جسے جانی القوم الانرید
 یعنی زید کا حکم قوم کا حکم نہیں نہ یہ سنے کہ یہ سسے سے نجس ہے نہین ہاں انکے
 نزدیک چھوٹے لڑکے شیر خوار کا پیشاب فقط پانی کے چھڑکنے سے پاک ہو جاتا
 ہے چنانچہ تصحیح اسکی امیر الملک نواب والا جاہ نے مسک اختتام ورد فتنہ النذیر
 شرح دربرہیہ میں فرمائی ہے اور یہی مذہب موافق حدیث انما تصنم من بول الغلام
 کی ہے اور یہی مختار امام احمد وغیرہ تمام محدثین کا ہے اتہام سوم وضو میں بجائے پانوں
 دھونے کے مسح فرض ہے چنانچہ فتاویٰ ابراہیمیہ صفحہ مولوی محمد ابراہیم غیر مقلد کے صفحہ
 ۲ میں ہی اقول اپنے یہاں کے علماء کی باتیں محدثوں کے ذمہ کیوں آپ لگاتے ہیں
 حضرت من یہ ابراہیم غیر مقلد نہیں آپکا استاد بہائی مولوی احمد علی صاحب حنفی المذہب
 کا شاگرد ہے بڑا پاک حنفی ہے بنارس میں اگر مجھ سے درخواست مناظرہ کی کی تھی کہ اپنے
 آپ کو حنفی کہنا واجب ہے آخر میرے ایک طالب العلم نے انکے وہ دانت کھٹے کیے
 کہ یہاں سے بہاگے نظر پڑے آج کل ضلع اعظم گڑھ میں موحیدین پر تبرا
 فرماتے ہیں۔ ایسے ایسے کام حنفی مذہب کے عالموں کے ہیں نہ ہسم موحیدین
 کے علماء کے اتہام چہارم پیشاب کے بعد پانی وغیرہ سے استنجا
 کرنا بدعت ہے چنانچہ کتاب اعتصام السنہ کے صفحہ ۱۹ و ۲۰ و ۳۷ میں

اقول مولوی عبداللہ صاحب نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ پانی وغیرہ سے
 استنجا کرنا بدعت ہے یہ آپکا افترا ہے فقط یہ لکھا ہے کہ پانی اور کلون کا مسح
 کرنا حضرت سے ثابت نہیں ہے یعنی یا فقط کلون ہی لیتے یا پانی ہی مگر یہ ان سے
 غلطی ہے حضرت سے استنجا کرنا بعد پیشاب کے پانی سے بروایت امام احمد کے
 ثابت ہے جیسا ہر حدیث پر پوشیدہ نہیں اتہام مخیم جو کوئی شخص اپنی بیوی
 سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اسکی نماز بغیر غسل کے درست ہے چنانچہ
 کتاب ہدایت القلوب القاسیہ فی ردّ گلزار آسیہ تصنیف مولوی محمد سعید
 نو مسلم شاگرد مولوی نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۳۶ میں موجود ہے +
اقول لقد اصححت ام الحیا سر تدعی ۛ علی ذنباً کلا لحد اصنع
 یہ جناب نے تو مجھ پر تہمت صریح لگائی ہے مثل مشہور ہے اَلثَّائِبُ چور کو تو ال کو
 ڈالنے میں نے اپنی کتاب میں بعض متدین کا قول نقل کیا ہے کہ بعض متدین
 ہر گویا الزام دیتے ہیں کہ انکے نزدیک جب تک انزال نہ ہو غسل نہیں آتا ہر
 جواب دیا ہے کہ ہمارے نزدیک فقط دخول کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے
 چنانچہ عبارت رسالہ ہدایت القلوب صفحہ ۳۶ کے پیشکش ناظرین منصفین
 کرتا ہوں قلت فی ہدایت القلوب قولہم انکے نزدیک جب تک انزال
 نہ ہو غسل نہیں آتا جواب یہ بھی ہلو گونہ افترا ہے ہمارے نزدیک تو غیبت
 حشفہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے ہاں البتہ یہ مذہب نہ آنے غسل کا حضرت
 عثمان رض و بخاری و داؤد ظاہری و ایک جماعت صحابہ و تابعین کا ہے اور یہ
 مذہب انکا یوں ہوا کہ انکو حدیث وجوب غسل بمجرد دخول حشفہ نہیں پہنچی یا
 پہنچی کان کوئی مانع ہوا اُس پر عمل کرنے سے سلف و مجتہدین اربعہ سے بھی ایسا ہون
 ہوا ہے کہ بعض احادیث پر عمل کرنے سے معذور رہے یہ اعذار رسالہ جلیل المنقول

تفصیل سے لکھیں اور سکو دیکھو استہ۔ اب ناظرین سے امید ہے کہ اس عبارت کا ملاحظہ فرما کر متہم صاحب کی دلیری پر خیال فرما دیں کہ اللہ سے یہ کچھ بھی نہیں ڈرتے اپنے گھر سے پیشہ پوشی غافلانہ پہلے غایۃ الاوطار ترجمہ اردو درختار سے معلوم ہو چکا کہ اگر کوئی شخص عورت صغیرہ یا مردہ یا چارپائے سے جماع کرے تو جب انزال نہ ہو غسل نہیں آتا متہم صاحب یہ آپکی معتبر کتابوں کا مسئلہ ہے اسکی طرف خیال فرمائی مجھے بہتان سے باز آئے **اتہام ششم** تیرہ رکعت سے زیادہ نوافل پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ عبادت میں جاگنا بدعت مذمومہ ہے چنانچہ کتاب معیار الحق مصنف مولوی نذیر حسین صاحب کی صفحہ ۲۲ میں مذکور ہے۔ **اقول** یہ بھی ایک افتراء ہے جناب مولانا نے صرف یہ لکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرہ رکعت سے زیادہ پڑھنا ثابت نہیں اور آپ ثلاث رات جاگتے تھے نہ یہ کہ ثلاث رات سے زائد جاگنا بدعت ہے دوسرے صفحہ میں یہ فرمایا ہے اہل بصیرت اور صاحبان فطانت پر بسبب ملاحظہ ان احادیث مذکورہ بالا کے بدعت ہونا متواتر تمام شب کے جاگنے کا اور ساتھ مداومت کے ہزار رکعت پڑھنے کا الخ اس عبارت سے وہ مطلب پورا متہم کا نہیں نکلتا **اتہام ہفتم** مال تجارت میں اور سوا اونٹ گائے بکری کے اور جانوروں میں مثل بھینس و بھیر و غیرہ کے زکوٰۃ واجب نہیں چنانچہ طریقہ عمریہ تصنیف صدیق حسن خان ترجمہ دررہبیہ مولفہ قاضی شوکانی کے صفحہ ۱۷۱ میں مذکور ہے۔ **اقول** شیخ المشائخ مجتہد یافعی قاضی شوکانی کے نزدیک مال تجارت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے کیونکہ وہ فرماتے ہیں واجب ہونے زکوٰۃ کے لئے کوئی دلیل قوی ہونی چاہئے اور کوئی دلیل قوی مثبت جو با کی پالی نہیں جاتی چنانچہ پوری بحث اس مسئلہ کی نیل الاوطار میں موجود ہے اور اور نیز مصنفات جناب امیر الملک والا جاہ نواب صاحب میں کامل طور پر بحث

لی گئی ہے اور تبصرۃ الناقدين جواب تفصیلی اسکا دیا گیا ہے معجز اگر کسی کے نزدیک
 کوئی دلیل مرصع صبیح مرفوع جسکو نص قطعی سمجھا جاوے و جب زکوٰۃ مال تجارت
 میں موجود ہو تو پیش کرے مگر جناب مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب و
 انکو اکثر تلامذہ کا مختار و جب زکوٰۃ ہے اتہام ہشتم خالص سوتیلی یعنی
 جسکا پاپ ایک ہو اور ان جدا جدا اس سے اسکے بہانے کا نکاح درست ہے
 اقول یہ بالکل جناب کا افتراء ہے ہمنے میا نصاحب سے بار بار اسکو پوچھا جناب
 مولانا نے فرمایا کہ یہ لوگ تہمت دیتے ہیں جن بعض احباب آپ حوالہ دیتے ہیں
 یعنی محمد شاہ کا سارے جہان کا مفتری سارق روایات مشہور معروف ہے اُنکا کچھ حال
 میری کتاب ہدایت القلوب سے معلوم کر لینا چاہئے کہ کیسی خیانت را دیوں کے
 ناموں اور روایات میں کی ہے ہاں البتہ حنفی مذہب میں ماہین سے نکاح
 کر کے وطی کرنے سے حد نہیں آتی بلکہ حنفی مذہب کے بعض علماء نے تو اس نکل کو
 دلائل عقلیہ سے ثابت کیا ہے جسکا دل چاہے اولہ کاملہ مولوی قاسم کا سلطانہ کرے
 اتہام نہم ایک طلاق سے زاید دو طلاق دے ہوں یا تین اور بیچ میں
 رجوع کیا ہو تو دو طلاق یا تین طلاق واقع نہو گئے اور اسکی خاوند کو وہ عورت بغیر
 حلالہ کے درست ہو جاوے گی چنانچہ کتاب طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۲۶ میں مذکور ہے اقول
 اس جگہ نہم نے مطلب بدلا ہے مسئلہ یوں ہے کہ مجلس واحد میں اگر تین طلاق کیسے
 دی تو وہ ایک ہی طلاق ہوئی نہ تین طلاق رجوع آئیں درست بعض حنفیہ ہی اسطرف
 گئے ہیں چنانچہ اعلام الموقعین سے ظاہر ہے **ع** سخن شناس نئی دلیہ را خطا اینجا است
 سو یہ مسئلہ حق ہے موافق حدیث صبیح مسلمہ **و** اسی موافق قرآن کے ہے اسی پر عمل رہا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور شتر مرغ خلافت
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی سے تین طلاق کو حکم تین کا کیا حضرت

عمر کے صحت جو مخالف حدیث مرفوعہ کو ہو کیسے نزدیک حجت نہیں ہے چنانچہ حقیقہ نے
 مسئلہ مفقود میں حضرت عمر کا خلاف کیا ہے اس بطرح پر یہ مسئلہ ہے بحث اسکی پوری
 علامہ ابن تیمیہ نے اپنے مولفات میں اور ابن قیم نے اغاثۃ اللہیان وغیرہ میں
 اور امیر الملک نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر مسک الختام میں کی ہو جسکو
 یہ کتاب میں میر نہ ہوں تو رسالہ فیصلۃ العلم کا یا میرے رسالہ تحفۃ الموحدین کا ملاحظہ
 کرے اتہام دہم مرد پر سونیکا زبور حرام ہے نہ اور چیزوں کا چنانچہ طریقہ محدث
 کے صفحہ ۸۳ میں مذکور ہے الخ اقول مراد امام شوکانی کی یہ ہے کہ مرد پر سونیکا
 زبور مطلقاً حرام ہے اور چاندی کا وہ زبور حسین مشابہت عورتوں سے لازم نہیں
 آتی مرد پر حرام نہیں ہے جیسے تبقیۃ تلوار یا آگاشی وغیرہ اور چاندی کا وہ زبور محمدین
 مشابہت عورتوں سے لازم آتی ہو حرام ہے بدلیل حدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 المشبهات من النساء بالرجال والمثبتین من الرجال بالنساء زبور
 نقرہ کا لفظ نہ امام شوکانی نے لکھا ہے نہ نواب صاحب نے بلکہ استعمال چاندی
 کا ذکر ہے غیر مواقع منصوصہ میں فقط یہ سب آپ کا اقترا ہے کہ استعمال زبور
 نقرہ کا مطلقاً درست ہے اتہام یا زور دہم ایک مسئلہ انکا ہے کہ پتیر چوشام
 میں سور کے پتیر یا یہ سے بنایا جانا اسکا مشہور تھا اور چیزیں جنہیں سور کی چربی پڑنی
 مشہور تھی جب وہ آنحضرت علیہ السلام کے پاس آتی تھیں آپ بلا دریافت کہتا
 تھے چنانچہ فتاویٰ مہری مولوی عطاء محمد میں ہے جو رسالہ اظہار الحق مطبوعہ مطبع
 اقبال ہند واقع لاہور میں سن ۱۲۸۷ھ میں اور اس رسالہ میں مولوی نذیر حسین
 صاحب وغیرہ کے بھی مہرین ہیں۔ ہوں اقول اس مسئلہ کا موحدین میں سے
 کوئی قائل نہیں یہ سب آپ کی ہوں بلکہ موحدین کہ جسکا کام تحقیق کا ہے وہ ایسے
 لغویات بغیر سند کے کب ہیں مان یہ کہ آپ اپنے صیوب کو غیروں کے

ذمہ لگاتے ہیں یہ مسئلہ مع دیگر مسائل کے کتب فقہ حنفی میں مذکور ہے جیسا کہ اوپر
 لہذا مولوی عطا محمد حنفی الذہب ہوشیار پور میں مشہور ہیں انہوں نے اپنی کتاب
 فقہ سے اس مسئلہ کو نقل کیا ہے باقی یہ کلام آپکا کہ اس رسالہ پر مولوی نذیر حسین
 وغیرہ کی مہربانیاں جناب من مولوی نذیر حسین صاحب وغیرہ علماء کے پاس
 وہ رسالہ مرتب ہو کر نہیں پیش ہوا بلکہ بطور استغناء کے چند مسئلہ علماء دہلی و
 لاہور وغیرہ کے پاس آئے تھے انہوں نے ان مسئلوں پر مہربانیاں ثبت فرمائیں نہ
 رسالے پر بعد اسکے مولوی عطا محمد نے اپنے طور پر اسکی تقدیم تاخیر کی اور اس میں
 چند فتویٰ اپنے ملا کر اسکو طبع کرا دیا چنانچہ آج عرصہ دس برس سے اسکا اشتہار
 مولوی محمد حسین صاحب لاہور سی نے رسالہ سفایم الاسرار میں دیر کہا ہے فقط
 جب متہم صاحب کے اتنا سون کا جواب معلوم ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ موحیدین
 کا کوئی مسئلہ خلاف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلم کے نہیں ہے بخلاف
 فرقہ احناف کے کہ ان لوگوں کا عقیدہ اور مسائل معمول بہا بہت سے خلاف کتاب اللہ و
 سنت رسول اللہ کے ہیں اسی واسطے متقدمین نے انکی کتابوں میں نظر کر نیکو منع
 فرمایا ہے امام شافعی سے شبکی نے طبقات کبریٰ میں نقل کیا ہے کہ حنفیوں کی کتابیں
 مثل فروغ کی مشک کوہ میں کہ ظاہر تو نام کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کا تھو مگر دراصل
 مسائل انکے خلاف ہیں اور خطیب بغدادی نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ امام احمد
 پوچھا گیا نظر کر نیکو ابو حنیفہ کی کتابوں میں کہ جائز ہے یا نہیں کہا نہیں جائز ہے
 نظر کرنا ابو حنیفہ کی کتاب میں اور لسان المیزان میں امام احمد سے منقول ہے کہ
 محمد بن الحسن اور اسکا استاد ابو حنیفہ مخالف ہیں حدیث کے اور یحییٰ ابن حسین نے
 فرمایا کہ محمد بن الحسن جہمی کہنا ہے امام غزالی وغیرہ سے منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ
 نے بدل ڈالا شریعت کو اور مشوش کر دیا مسلک شریعت کو امام بخاری نے تاریخ

مصغیر میں نقل کیا ہے کہ جب سفیان ثوری کو پاس ابو حنیفہ کے مرنے کی خبر پہنچی
 تو کہا الحمد للہ تھا ابو حنیفہ توڑنا اسلام کو اور جمیع محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں
 حتیٰ کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے مسوی میں فرمایا ہے کہ امام ابو حنیفہ سے بطور ثقات
 کے روایت جاری نہیں ہوئی اور غنیۃ الطالبین میں شیخ عبد القادر جیلانی نے
 امام ابو حنیفہ کو مرجعہ میں گنا ہے غرض کہ فرقہ حنفیہ کے اعمال اہل بدعت کے ہیں خصوصاً
 اس زمانہ کی حنفی کہ مولود کی مجلس کو رونق دیوین کیا رہوین وغیرہ بدعات کریں
 ان لوگوں کے بدعتی ہونے میں کیا شک ہے جب یہ لوگ بدعتی ٹھہرے تو متہم صاحب
 نے اہل بدعت وغیرہ سے نہ ملنے کی جو روایات نقل کی ہیں سب انہیں پر لوٹ کر عائد
 ہوئیں * واضح ہو کہ دہلی میں وکیل عزیز الدین وغیرہ نے جناب میان صاحب
 مولوی سید محمد زبیر حسین صاحب سے درخواست صلح کی کی اسلئے روبرو جناب کشتہ
 صاحب بہادر کے صلح ہوئی اور ایک عہد نامہ لکھا گیا اسپر سب علماء و ضعیف مثل محمد شاہ
 و عبد اللہ ٹوٹکی و منصور علی و عبد الرب وغیرہ نے اپنی مہرین ثبت فرمائیں اور کسی عالم
 کی اس پر مہر نہیں یہ سب حضرت متہم صاحب کا دہوکا سنہ کہ اسپر علماء و ضعیف کی مہرین
 نہیں فقط هذا اخر ما اردنا و الحمد للہ علی اتمامہ حررہ الواحی الی حیا
 اللہ المجید محمد سعید *

واسطے منع کرنے عمل حدیث اور ثابت کرنے وجوب تقلید شخصی کے تحریر آؤ تقریر آؤ
 زور لگائے۔ اور جبکہ کیونکہ کسی دلیل شرعی سے اپنا مدعا ثابت نہ کر سکے اور عاجز ہو کر
 تہیک گو تو ظلم پر کمر باندھی (چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ گلستان میں لکھتے ہیں کہ سنت جاہلانت
 کہ چون بدلیل از خصم فرماند رسد خصوصت مجانبند چون آررت تراش کجکت با پس
 بر نیامد جنگ برخاست آیت لکن لم تنتہ لارجحک) اور ہاتھ اور زبان اور قلم سے طرح
 کے ظلم عالمان حدیث پر شروع کئے بڑا کہا مسجدوں سے نکالا اور اسبے عزت کیا اور تمام ملک
 میں فساد ڈالا اور نقض امن کیا اور عالمان پیشہ راہیو بہتان لگائے کہ جسے بیان سے باز
 اور قلم لرزان ہے اول تو ایک فتوے جعلی عالمان حدیث کی طرف سے چھپو اکثر شیع
 کر دیا ایسے گندے گندے مضامین کا کہ (نمود باشد) سور کی چربی پاک اور پیوٹی سے
 نکاح درست اور منی کا کھانا حلال ہے وغیرہ اور بعد مدت ثابت ہوا کہ یہ فلان شخص
 حنفی کی کارروائی ہے چنانچہ اسکا کچھ حال رسالہ کلام سلیمین منقول ہوا ہے آخر الام
 ۲۶ ذیقعد ۱۲۹۵ ہجری کو طرفین کا عہد ہوا اس بات پر کہ دونو فریق باوجود اختلاف
 مسائل کو آپس میں خوش رہیں نزاع اور فاد نہ ہونے پاوے ایک دوسرے کو بد
 مذہب اور اہل سنت سے خارج نہ بنائیں ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھیں اور
 کوئی کسی کو مسجدوں میں اپنے اپنے طور کی نماز پڑھنے سے منع نہ کرے۔ اور یہی طریقہ
 سلف صالح اہل سنت کا تھا۔ اور اس عہد نامہ پر واسطے توثیق و تصدیق کے صاحب
 کشنر بہادر دہلی کے بھی دستخط کروائے گئے اور تمام علماء حق پڑوہ فریقین دور
 نزدیک نے اس معاہدہ کو بہت پسند کیا مگر جن لوگوں کے دل میں حسد اور تعصب
 اور بیدینی کا روگ تھا انہوں نے بعد مدت قریب دو سال کے ایک اور فساد کی
 بنی قائم کی۔ ایک خط جعلی بڑے گندے مضامین کا جس میں تمام علماء دین مجتہدین
 شیعہ ادلیاء اللہ کو کافر لکھا تھا بعض موحلہ دین ساکن دہلی کی طرف سے بنام ولایت علی

یعنی اگر تو باز آؤ گا
 تو جبکہ کسی کو نہ لگا
 یعنی مولوی شیعہ
 دیکھو صاحب فرزند امام
 جامع مسجد دہلی و مزار عبدالعزیز صاحب

فرخ آبادی لکھ کر اس کی نقلیں جا بجا علماء اور طالب علموں کے پاس پتھریں۔
 قائلہم اللہ انی یوفون اور جہان جہان یہ کاغذ پہنچا دیاں مسلمانوں میں بڑا ہی
 فساد اور نقصان برپا ہو گیا لیکن چونکہ اس کو کسی مطبع میں چھپوایا نہ تھا اس واسطے
 ثابت نہوا کہ کس مردود نے یہ کام کیا ہے چنانچہ رسالہ کلام سلیم اسی بہتان عظیم کے
 دفعیہ میں لکھا گیا۔ ابھی اس بلا کا دفعیہ چھپ نہ چکا تھا کہ ایک اور آفت ناگہانی پیش
 آئی کہ ایک رسالہ جامع الشواہد نام لکھنؤ میں چھپ کر شائع ہوا رنگین کاغذ پر چھپا
 ہوا خوشخط بہت سی مہرون کے ساتھ بجا ہوا اور مضامین شریف و فساد اور جھوٹ
 اور افتراء سے بھرا ہوا ۱۵۰ مہرون چون گور کا فر پر خلی ۶۰ وز درون تھر خدام
 عزوجل ۶ چار پانچ بدعتی نام کے مولویوں کی اور اکثر عوام الناس یا فرضی ناموں کی
 مہرون کی ادس پر نقل ہے اور اسکے مصنف نے بڑا کام فریب اور مکر کا یہ کیا ہر
 کراہیں جن کتابوں کے مضامین پر اعتراض کے ہیں انہیں سے اصلی عبارت
 بعینہ کی نقل نہیں کی بلکہ کہیں محض جھوٹ اور کہیں مضمون کو الٹ پلٹ کر کے
 کچھ کا کچھ لکھ دیا ہے اس رسالہ کے کاتب اور اس پر مہرون لگانے والوں نے عالمان
 حدیث پر چند اعتراضات بھی کر توئے لیکن اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارا اور بیگانی بدعتی
 کے واسطے اپنی کاٹ ڈالی۔ اول تو چند گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو کر قہر الہی میں لے
 دے مے ما سواے جھوٹ اور بہتان اور افتراء کے بعض سائل پر جو اعتراض
 کے ہیں انہیں کوئی مسئلہ ایسا نہیں کہ کسی آیت یا حدیث یا قول صحابہ کرام یا ائمہ
 یا مجتہدین اور فقہاء کے موافق اور مطابق نہ ہو۔ پس حقیقت میں وہ سب اعتراض
 اور طعن وارد ہوتے ہیں حضرات صحابہ اور تابعین اور مجتہدین اور فقہ حنفی پر بلکہ قرآن
 اور حدیث پر نفوذ باللہ نہوا اور اس رسالہ کے مصنف اور اس پر مہرون لگانے والوں
 پر اگر غور کر کے دیکھو تو اتنے گناہ لازم آتے ہیں (۱) جھوٹ جو منافق کی خصلت ہے

۱۲
 اللہ انکوار ڈالے
 کسی پر چھپ جانے میں ۱۲
 عہد شرف کے باب الکتب
 میں دیکھو ۱۲

اجمعین اور یہی پسند ہے اللہ اور رسول کو جب یہ بات ثابت ہوئی تو ہمارے
 مذہب پر کوئی اعتراض کیا کہ دار نہین ہو سکتا اور ہمارے مذہب پر اعتراض ہی
 شخص کر گیا جو ہمارے اس اصول سے ناواقف ہو گیا جان بوجہ کہ انصاف کی آنکھ بند
 کر کے اندھا بنا دلا ہو جاوے گا اب انکے جوابات جزیرہ لیجئے لیکن ادنیٰ انصاف
 سے نظر کیجئے قولہم صفحہ اول جاح الشواہد فی اخرج الیہ عن المساجد جواب
 واخراج اہل اکر عند اللہ قولہم صراط فرقة غیر مقلدین جواب مقلد حضرت
 خیر الانام علیہ السلام کے اگر حدیث نپاویں تو صحابہ کرام کے اگر قول صحابہ نہ ملے تو
 مجتہدان عظام کے اور غیر مقلد وہ ہیں جو نہ حدیث پر عمل کریں نہ قول صحابہ کرام نہ
 مجتہدان عظام پر جیسے اس زمانہ کے حنفی کہ باوجود تاکید ابوحنیفہ رحمہ کے حدیث پر عمل نہیں کرتے
 قولہم رہ جنکی علامت ظاہری اس ملک میں آئین بالچر اور رفع یدین اور جیسے پر ہاتھ
 باندھنا جواب بارک اللہ کیا اچھی علامت ہے اس ملک میں سنت اور اس ملک میں
 سنت اور معاذ اللہ کیا برسی عادت ہے مقلدان منقصب کی سنت سے چرٹنا جو کافروں کا
 کام اور آئین سے جھٹنا جو یہودیوں کی خصلت ہے قولہم ۹ اور امام کے پیچھے الحمد پر مٹنا
 جواب بجادری حکم حضرت ۱۰ اور صحابہ کرام کی خصلت قولہم ۱۱ اہل سنت سے خارج
 ہیں جواب وہ لوگ جو سنت سے چرٹے ہیں جیسے بعض مقلدین متعصبین نہ وہ لوگ کہ
 جو سنت پر مٹتے ہیں قولہم ۱۲ اور مثل دیگر فرق ضالہ رافضی خارجی وغیرہا کے ہیں +
 جواب وہ لوگ جنہوں نے واسطہ تقلید کے ایک امام کو اختیار کر کے تمام ائمہ اہل سنت
 کو چھوڑ دیا جیسے شیعوں نے ایک حضرت علیؑ کو اختیار کر کے تمام صحابہ کرام رضو کو چھوڑ دیا +
 قولہم ۱۳ کیونکہ انکے بہت سے عقائد اور مسائل مخالف اہل سنت کے ہیں جواب
 جو عقائد اور مسائل مخالف کتاب اور سنت کے ہیں وہ ہمارے عقائد اور مسائل ہی نہیں
 ہیں چنانچہ جواب کلی میں بیان ہو چکا قولہم ۱۴ چنانچہ بطور نمونے کے چند عقائد اور

۱۱ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو چھوڑ دے وہ میرا امت نہیں ہے
 ۱۲ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو چھوڑ دے وہ میرا امت نہیں ہے
 ۱۳ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو چھوڑ دے وہ میرا امت نہیں ہے
 ۱۴ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو چھوڑ دے وہ میرا امت نہیں ہے
 ۱۵ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو چھوڑ دے وہ میرا امت نہیں ہے
 ۱۶ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو چھوڑ دے وہ میرا امت نہیں ہے
 ۱۷ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو چھوڑ دے وہ میرا امت نہیں ہے
 ۱۸ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو چھوڑ دے وہ میرا امت نہیں ہے
 ۱۹ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو چھوڑ دے وہ میرا امت نہیں ہے
 ۲۰ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو چھوڑ دے وہ میرا امت نہیں ہے

مسائل اور نکتہ تیان کے جاتے ہیں جواب یہ بیان پر طوفان تو تمہاری ہی راستی
 اور دینداری کا نمونہ ہے اور اگر نمونہ دکھلا کر کسی کو اہل سنت سے خارج کرنا منظرِ رسخ
 تو تمہارے مذہب کے چند عقائد اور مسائل خلاف اہل سنت کے کتاب مغربین مصنف شیخ
 محی الدین صاحب مطبوعہ لاہور میں بطور نمونہ کے بیان کئے گئے ہیں اور انکو دیکھئے جس
 بقول تمہارے بموجب تمہارے اس قاعدہ کے تمام حنفی اہل سنت سے خارج تہرے
 ہیں **قولہم ۱۳** اول یہ کہ خدائی پاک کا جھوٹ بولنا ممکن کہتے ہیں چنانچہ کتاب صیانتہ اللہ
 تا آخر جواب آپ نے تو اتنا ہی لکھا اور بعض آپ کے خلیفے تو یوں کہتے پھرتے ہیں کہ
 خدائے پاک جھوٹ بولتا ہے لعنتہ اللہ علی الکاذبین جو کوئی کہے خدا سے جھوٹ بولا یا بولتا
 ہے یا بولیکا ہمارے نزدیک وہ کافر اور اوس پر خدا کی لعنت اور جو کسی پر ناحق بہتان
 لگا دے اوس پر بھی خدا کی لعنت اگر سچے ہو تو کہو آمین اور بعد اظہار اپنے اس عقیدہ
 کے ہم تم سب سے ایک سوال کرتے ہیں کہ آیا خدائی پاک کا جھوٹ بولنا ممکن الوجود ہے یا
 مستنع الوجود ہے اور ان دونوں صورتوں میں ایک ایک جزی کا قاتل یا منکر مصیب ہے
 یا مغلّی مسلمان ہی یا کافر چونکہ یہ مسئلہ عقائد کا ہے اسکا جواب نص صریح آیت یا حدیث
 صحیح یا اجماع سے تحریر فرما دیجئے **قولہم ۱۴** دوسرا یہ کہ انبیاء علیہم السلام تبلیغ احکام میں
 بالاتفاق معصوم ہیں حالانکہ مولوی حسین خان اپنی کتاب رد تقلید کتاب المجید مطبوعہ
 مطبع فاروقی صفحہ ۱۱۱ میں انبیاء علیہم السلام سے بھول چوک کا احکام دینی میں مقرر ہے
جواب اسے ظالم مغتری نا خدا ترس مولوی حسین خان صاحب کی عبارت میں
 تبلیغ احکام کا اور احکام دینی کا کہنا ذکر ہے وہ عبارت یہ ہے کہ تمام پیغمبر دگاد اور
 بھول چوک سے نہیں بچتے اور یہ پورا پورا ترجمہ تمہید ابو شکور سالی رحم کی اس عبارت
 کا ہے لان الانبیاء ما کانوا معصومین من الزلۃ والسرۃ اور اس میں اگر بقول تمہارے
 کچھ قصور ہے تو حضرت ابو شکور سالی رحم کا ہے جو چاہو انکو کہو **قولہم ۱۵** اور اسکی

صحیح پر مولوی نذیر حسین صاحب و شریف حسین وغیرہا اکابر غیر مقلدین کی مولدیں
ہیں جو اب بلکہ اس سلسلہ پر مولانا محمد قاسم صاحب اور شیخ عبدالحق محدث رح
وغیرہا اکابر مقلدین کی بھی گواہیاں ہیں چنانچہ مولانا محمد قاسم مباحثہ شہ جہاں
پور مطبع احمدی کے صفحہ ۲۱ و ۳۸ و ۳۹ میں چند مقام میں انبیاء علیہم السلام
سے ہو جانا بھول چوک سہو غلط فہمی لغزش کا کہتے ہیں اور شیخ عبدالحق رح
شرح فتوح الغیب کے مقالہ ۵۶ میں قول تمام علما کا لکھتے ہیں و انبیاء را اجتہادات
می باشد و گاہے خطائیں سے افتد بلکہ اس پر خدا اور رسول کی تصدیق بھی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے فقہنا یا سلیمان اور حدیث میں آیا ہے کہ آدمؑ عم بھول گئی اور اس درخت میں سے
کھالیا تو اونکی اولاد بھی بھولنے لگی اور آدمؑ نے خطا کی تو اونکی اولاد بھی خطا کرنے لگی
اور مشکوٰۃ کے باب السہو میں صحیح حدیثوں سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
سجدہ سہو کرنا ثابت ہو آ ب فرمایا کہ یہ آپکا اعتراض اور طعن کرنا کہاں تک پہنچا

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درو میل اور طعنہ پا کاں برد

قولہم سہ حضرت کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کرتے ہیں جو اب لعنة اللہ
علی الکاذبین اگر تم سچے ہو تو کہو امین قولہم سہ چنانچہ نصر المومنین میں الف
دلام خاتم النبیین کو عہد خارجی لکھا ہے جو اب اس واسطے کہ اگر بموجب قول حضرت
ابن عباس رضی کے ہر طبقہ زمین میں ایک خاتم النبیین ہے تو الف دلام خاتم النبیین کا
ظاہر میں عہد خارجی ہی معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے استفراقی ہی کہا ہے لیکن
خاتم النبیین ہونا بہر صورت ثابت ہے قولہم سہ جسکے یہ معنی ہوئے کہ بعض کے
خاتم میں نہ سب کے جو اب نصر المومنین کہ مفسرین میں صاف یہ لکھا ہے اور فرما
سے وہ ہیں کہ حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہوئے پس اس سے
اب سبھی کے خاتم ثبیرے قولہم سہ حدیث احادیثی سوائے حدیث متواتر کہ

دعوت
مقام
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ثابت نہیں ہوتا **جواب** یعنی بروجہ ثبوت قطعی
 جسکے منکر کو کافر کہا جاوے نہ بروجہ ثبوت ظنی کہ یہ حدیث احاد سے بھی ثابت ہوتا ہے
 تہسید ابوشکور سالمی رحمہ اللہ ص ۳۱ لوثبت الخبر علی طریق الاحاد لا یوجب العلم قطعاً ولیقیناً
 اور یہ بھی بموجب اصول فقہ کے ہے اور محققین اہل حدیث کے نزدیک تو بعض
 اقسام حدیث احاد بھی موجب علم قطعی اور یقینی کے ہیں چنانچہ ابو عمر وابن صلا
 کتاب علوم الحدیث میں لکھتے ہیں و نیز القسم یعنی المتفق علیہ مقطوع بصحة العلم
 انطری ووقع یہ اور حجة اللہ البالغہ میں ہے اما الصحیح ان فقد اتفق المحررون علی
 ان جمیع ما فیہما من المستصل لرفوع صحیح بالقطع پس ثابت ہو کہ حدیث احاد سے بھی
 آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ثابت ہوتا ہے **قولہم** ۵ جکا مطلب یہ ہوا
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے ایک دو معجزے کے صادر نہیں ہوا **جواب**
 یہ تمہاری کج فہمی ہے نہیں نہیں بلکہ منالطہ دی ہے اور اگر بالفرض یہی مطلب
 ہوا تو جسے نکالا ہے تو بموجب اصول حنفیہ کے ہوا اور بموجب اصول اہل حدیث کے بہت
 معجزے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوئے ہیں **قولہم** ۶ چنانچہ کتاب
 دلیل حکم مصنف مولوی نذیر حسین مطبوعہ دہلی میں موجود ہے **جواب** دلیل حکم
 میں دی موجود ہے جو حنفیوں کی کتابوں میں موجود ہے چنانچہ اس کے صفحہ ۸۱ میں
 شرح تحریر ابن ہمام رحمہ اللہ سے منقول ہے اعلم ان المقصود فی العقائد الاعتقاد فلا یفیدہ
 خبر العدل الواحد فلا یقبل فیہا لان الاعتقاد لا یحصل مع الظن بخلاف الاعمال فان العمل
 یجامع مع مظنۃ الظن کذا فی شرح التحریر لولانا عبد العلی رحمہ اللہ ص ۱۰۱ اجماع کل امت
 جسکی سند ہیکو معلوم نہ ہو حجت شرعی نہیں ہے چنانچہ معیار الحق تا آخر **جواب** معیار الحق
 میں جو کچھ لکھا ہے تلویح تو صیح مسلم الثبوت شرح مسلم حنفیوں کو اصول کی کتابوں
 سے لکھا ہے جسکا دل چاہے معیار الحق کے مسائل میں دیکھ لے **قولہم** ۹ مجتہد کا قیاس

۱۱ حدیث ابوشکور سالمی
 اور یقینی کا نام نہیں دیا ۱۱
 ۱۲ حدیث ابوشکور سالمی
 بخاری اور مسلم کا اتفاق یقینی ہے اس کا نام
 یقینی قولہم سے صادر ہوا کرتا ہے اس کا نام
 ۱۳ حدیث ابوشکور سالمی
 مرفوع متفق باتفاق قیاس کا یقیناً
 ۱۱

شرح میں معتبر نہیں چنانچہ معیار الحق ص ۱۹ تا آخر جواب ۵ چہ و لا در است در دے
 کہ کف چراغ دارد و معیار الحق کے ص ۱۹ میں یہ ہرگز نہیں یہ تمہارا کذب محض اور صریح
 افتراء ہے قولہم سے مسئلہ رجعت کے قائل ہیں چنانچہ کتاب در اسات اللیب صفحہ ۲۱۹
 تا آخر جواب در اسات اللیب کا مصنف خفی ہے پس یہ اعتراض خفیوں پر آتا ہے
 اور حق تو یہ ہے کہ وہ مسئلہ رجعت کو جو شیعوں کے نزدیک ہے بالکل رد کرتا ہے اور زندہ
 ہونا بعض محبان امام کا جو لکھتا ہے وہ اپنا عقیدہ نہیں لکھتا بلکہ شرط صحت روایت
 کی لگاتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک رجعت صحیح نہیں ہوئی قولہم
 ص ۱۲ حضرت ابو بکر رض اور اس کے ہمراہی ارث ندیے حضرت فاطمہ میں خطا پر ہیں
 چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۳ میں موجود ہے جواب اسکا وہی ہے جو گذرا اور
 حق یہ ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ حدیث عدم ارث سے حضرت ابو بکر صدیق رض کے
 اجتہاد کا حق قطعی ہونا ثابت نہیں بلکہ ایسا ظنی ہے اور اگر قطعی مانا جاوے تو حضرت فاطمہ
 منکر حق قطعی کی ٹھہرتی ہیں قولہم ص ۱۲ حضرت ابو بکر صدیق رض حضرت فاطمہ زہرا کے سامنے اور
 حضرت عمر رض حضرت علی رض کے ساتھ کینہ رکھتے تھے چنانچہ کتاب اعتصام السنۃ مطبوعہ گانپور
 مصنف مولوی عبداللہ محمدی عن جہا و تا آخر قولہم ص ۱۲ چاروں اماموں کے پیر و ادا چاروں
 طریقوں کے قبیح یعنی تحقیق شافعی مالکی حنبلی اور شیعہ قادریہ و نقشبندیہ و مجددیہ
 سب لوگ کافر ہیں اسی کتاب اعتصام السنۃ کے صفحہ ۷ و ۸ میں مذکور ہے قولہم
 ص ۱۲ پیشاب کوبہ پانی وغیرہ استیجاب کتاب رجعت چنانچہ کتاب اعتصام السنۃ ص ۲۰ و ۲۱ میں یہ غلط ہے جو کہ استیجاب کرنے والی
 مختصر جواب گمان غالب ہے کہ ان مغفروں نے اعتصام السنۃ کی عبارتوں میں
 ہی ضرورت تغیر تبدیل کیا ہوگا اور اگر واقعی بے کم و بیش اس میں ایسا ہی لکھا ہے تو
 بموجب جواب کلی کے کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں ان تینوں قولوں سے ہم بیزار ہیں اور
 مصنف اعتصام السنۃ کا بھی ایسا ہی منہ پرٹ ہوگا جیسا کہ مصنف رسالہ جامع التلوین

در اسات اللیب کا یہ حق و باطل
 عدم ارث لا حاشہ ابوبکر
 الحق باجہاد قطعی مصیب جو نہ حق
 ابوبکر رض کا اجتہاد میں صحت عدم
 ارث کے خلاف ہوئے پادری

۱۶

ابوبکر

کا ہے جس نے صفحہ ۱۳ میں بموجب عبارت پھر بے سند محطا دی کے سوا اچھا رو
 مذہب کے تمام مسلمانان مذاہب اہل سنت کو (جسمین عالمان حدیث حضرت خیر الانام
 اور فقہائے متاخرین حنفیہ بھی جنہوں نے ابن ابی لیلیٰ کے مذہب پر فتوے دیا داخل ہیں)
 برعنی اور چینی لکھ دیا ہے چنانچہ بیان اسکا آگے آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ جو اب قول ۲۶
 کے غرض کہ مولوی عبد اللہ جھانویا کیسے کسی رسالہ میں کہہ دیتے ہیں ہمارے مذہب
 پر اعتراض نہیں آسکتا ورنہ یوں تو حنفی مذہب کی کتابوں میں صد بار روایات واری
 تباہی موجود ہیں پھر کیا اون سے تمام مذہب حنفی باطل اور اہل سنت سے خارج
 کنا جا دیگا بلکہ وہی روایات مرد گئی جا دیگی ایسا ہی جہاد واد کے اقوال کو سمجھ لو۔
 قولہم ص ۱۸ پانی اگرچہ نہایت ہی قلیل ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا
 جب تک رنگ اور بو اور مزہ تینوں نہ بدلیں چنانچہ طریقہ محمدیہ مصنفہ نواب صدیق حسن
 خان صاحب تا آخر جواب اس میں کمال لفظ تو تمہارا ہی اعتراض ہے ورنہ نواب صدیق حسن
 خان صاحب کا تو یہ مذہب ہے کہ پانی قلیل ہو یا کثیر اگر نجاست کے پڑ جانے سے اسکی تینوں
 صفتوں میں سے ایک صفت ہی متغیر ہو جاوے تو ناپاک ہو جاتا ہے چنانچہ مسک الختام
 مصنفہ خاص نواب صاحب کے صفحہ ۱۹ سے ۲۲ تک آٹھ نو مقام میں ایسا ہی لکھا ہے
 اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم اصحاب کبار اور تابعین اور محدثین اور مجتہدین کا چنانچہ
 کتاب سیرت احمدیہ طریقہ محمدیہ مصنفہ شیخ محمد اندلی برہلی حنفی رومی کے صفحہ ۲۰۷ اور
 اور صفحہ ۲۰۸ میں لکھا ہے قولہم ص ۱۸ جگاہ یہ مطلب ہو کہ ایک پیالہ
 پانی میں یا ایک گہڑے میں استغراق موت یا پیشاب پڑ جاوے کہ جس سے اُس کا رنگ
 اور بو اور مزہ نہ بدلے یا اُس میں کتا یا سور مرنے ڈالے یا کسی کو مین سور و کتا ڈوب
 مرے وہ پانی پاک ہے اوس سے وضو نماز درست ہے جواب کیا اچھا عالمانہ کلام
 اور کیا عمدہ مقدمات بیان ہے لیکن یہ اعتراض اور وطن کہ استغراق فصاحت اور نجاست

مسک الختام کے ص ۱۸ میں ہے
 اور قلیل و کثیر یوں دفع شدہ رومی نجاست
 و متغیر و دائم طم ایون یا دیم اور پس
 آن شخص است وہیں اچھا و بدلی است
 بر نجاست ایک کر متغیر است یکبار
 او صحت شفاء دارد اور یہی حنفیوں
 ص ۱۹ ص ۱۸ ص ۱۹
 ص ۲۰ ص ۲۱ ص ۲۲
 ص ۲۳ ص ۲۴ ص ۲۵
 ص ۲۶ ص ۲۷ ص ۲۸
 ص ۲۹ ص ۳۰ ص ۳۱
 ص ۳۲ ص ۳۳ ص ۳۴
 ص ۳۵ ص ۳۶ ص ۳۷
 ص ۳۸ ص ۳۹ ص ۴۰
 ص ۴۱ ص ۴۲ ص ۴۳
 ص ۴۴ ص ۴۵ ص ۴۶
 ص ۴۷ ص ۴۸ ص ۴۹
 ص ۵۰ ص ۵۱ ص ۵۲
 ص ۵۳ ص ۵۴ ص ۵۵
 ص ۵۶ ص ۵۷ ص ۵۸
 ص ۵۹ ص ۶۰ ص ۶۱
 ص ۶۲ ص ۶۳ ص ۶۴
 ص ۶۵ ص ۶۶ ص ۶۷
 ص ۶۸ ص ۶۹ ص ۷۰
 ص ۷۱ ص ۷۲ ص ۷۳
 ص ۷۴ ص ۷۵ ص ۷۶
 ص ۷۷ ص ۷۸ ص ۷۹
 ص ۸۰ ص ۸۱ ص ۸۲
 ص ۸۳ ص ۸۴ ص ۸۵
 ص ۸۶ ص ۸۷ ص ۸۸
 ص ۸۹ ص ۹۰ ص ۹۱
 ص ۹۲ ص ۹۳ ص ۹۴
 ص ۹۵ ص ۹۶ ص ۹۷
 ص ۹۸ ص ۹۹ ص ۱۰۰

ضلع اعظم گڑھ میں سو جو درے۔

الحکم کا لکھنا بھی جائز لکھا ہے اور نواب صدیق حسن خان صاحب کا یہ قول ہے کہ لڑکے شیر خوار
کے پیشاب پر پانی چڑھا جاوے اور یہی قول ہے حضرت ابو حنیفہ رحمہ کا ہے چنانچہ مسند ابو حنیفہ
کے صفحہ ۱۰۳ میں لکھا ہے بدل الصبی فوالہم یکن اکل او شرب اجزاء ان تصب علیہما
(چشم بد و راب تو بالی مانی مذہب پر یہی چوبین کرنے لگے شاباش) اور یہی ہے مذہب
عقین کا موافق ادا بیت صحیح کے چنانچہ مشکوٰۃ کے باب تطہیر الخجاسات میں ہے +
قولہم ص ۵۷ و منون بیا بان و کسک من خض و چنانچہ فتاویٰ ابراہیم ص ۵۷ میں ہے فتاویٰ ابراہیم غیر معتاد انچراہ فتاویٰ
کسی شیون کو مقلد کا ہوگا ہکلو اس سے کچھ سہرہ و کار نہیں اور ایک فتاویٰ ابراہیم شامی
فقہ حنفی کا ہے شاید اوسین یہ ہو تو ہو قولہم ص ۵۷ جو کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع
کرے اور انزال ہو تو او کی نماز بغیر غسل کے درست چنانچہ کتاب ہدایتہ قلوب القاسیہ
رد مغلزار آسیہ تصنیف مولوی محمد سعید نو مسلم شاگرد مولوی تذیر حسین صاحب کے
صفحہ ۳۶ میں موجود ہے جواب مرد آدمی کہین تو شرم اور جھوٹ بولنے
سے باز آہدایت القلوب کے ص ۳۷ میں مولوی محمد سعید صاحب کی یہ عبارت
موجود ہے ہمارے نزدیک تو غیبت حنفیہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ بعد ازان
بعض صحابہ تابعین وغیرہم کا مذہب بیان کر دیا ہے اور میزان امام عبد الوہاب کے
صفحہ ۱۲۱ میں لکھا ہے کہ ایک جماعت صحابہ کے نزدیک بدون انزال کے غسل
واجب نہیں ہوتا اور فقہ حنفی میں تو ایسی روایات بہت ہیں فتاویٰ قاضی خان
جلد اول ص ۱۸ میں ہے کہ اگر گائے پہنیں یا مردہ عورت سے جماع کرے اور انزال
نہو تو غسل واجب نہیں ہوتا اور فتاویٰ برہنہ مطبوعہ لاہور جلد ۲ ص ۱۸ میں ہے
کہ اگر ذکر پر کپڑا لپیٹ کر دخول کیا غسل واجب نہیں ہوتا اور عینی شرح ہدایہ چہا بہ
نوگشور جلد اول ص ۱۸ میں ہے اگر کسی نے غشی مشکل کی فرج میں یا غشی شکل
نے کسی عورت کی فرج میں یا غشی شکل نے غشی مشکل کی فرج میں دخول کیا تو

دلخواه خارجه صاحب الهدایه
 فی یقینس عقلی و عارفی که تا بنام
 علی صید و انوار لایستگار و با بول
 ایضا هم زمانه است و با بول
 نوک کاشیاب بر کتبتا بنین
 پانی چهره وینا کافی است
 بول سر ۱۱ سکه اقام صوم
 داتان اقام پیچ و صوم
 نیرل لایق صوم و صوم
 قانعان صوم ۱۱ اگر فرزند ۱۲
 پیچید و در آورده اگر بنام
 و کفایت و اگر درشت بود قضا
 غسل لازم است ۱۲ و قادی بر سر جوار
 صوم سطح صوم ۱۱
 فان اولی فی قبل نشی
 ذکره فی فرا و اولی احدی الاخذ
 خدا غسل علی واحد آنها ۱۲ می شرم
 برای چهره و نکوتر جوارل مشا

کسی پر غسل واجب نہیں ہوتا لاحول ولا قوۃ الا باللہ قولہم سال تیرہ رکعت سے زیادہ
نوافل پڑھنا اور تہائی رات زیادہ عبادت نہ کرنا بدعت مذمومہ ہے چنانچہ کتاب معیار الحق
مصنف مولوی نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۲۲ میں مذکور ہے خلاصہ یہ کہ اکثر شب یا نلث
سے زائد عبادت کرنا جیسا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام اور اولیاء عظام
مثل حضرت غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی وغیرہ سے ثابت ہے انکے نزدیک
گناہ ہے جو اب معیار الحق کے ص ۲۷ سے ۲۶ تک کا یہ مطلب ہے کہ ایسی سخت عبادت
اور تمام رات کا ہمیشہ جاگنا اور ہر روز تین ختم قرآن کرنا جس سے حضرت نے منع فرمایا
ہے ایسے قصے بے سند جو امام صاحب کی طرف نسبت کئے جاتے ہیں غلط ہیں ایسے
بزرگ دین متبع سنت سے ہرگز متوقع نہیں کہ ایسے امور خلاف سنت کے مرتکب ہوں
اب تم لوگ اپنے اجتہاد سے خلاصہ نکالو صحابہ کرام یا اولیاء عظام کو گناہگار ٹھہراؤ یا جو
چاہو سو کہو اور سکا وبال تمپر ہے اور اگر بر تقدیر کوئی قول فعل کسی بزرگ کا برخلاف
سنت کے ثابت بھی ہو جاوے تو معمول ہوگا اور خطایا غلبہ حال کے اور ایسا ہی
لکھا ہے سیرت احمدیہ طریقیم حمیدیہ کے ص ۱۹ میں اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ جو بعض بزرگوں
سے بعضی عبادات شتاتہ منقول ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ وحی کے مقابلہ میں کیا قول
فعل نہیں ہو سکتا جسکے جواب دیے کی حاجت ہو پس جو کچھ کتاب اور سنت سے
ثابت ہے اسکو مضبوط پکڑو اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی کتاب
غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ مسئلہ کے حالات اور افعال کی طرف مت دیکھو بلکہ جو
کچھ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے اُسکی وہ دیکھو اور اسی
پر اعتماد کرو تا کہ اپنے حال میں یگانہ آفاق ہو جاؤ۔ الحمد للہ کہ جو مطلب صاحب معیار
کا تھا سو حضرت پیران پیر کی کتاب سے ثابت ہو گیا قولہم ۱۰ مال تجارت میں خواہ کڑا
روپیہ کا ہو اور بہنیں دبیر میں خواہ کڑا ہوں زکوٰۃ نہیں ایتنے حضرت جواب

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

یہ قول ہے کہ اگر دیاتین طلاق دیے جاوین تو ایک ہی واقع ہوگی اور یہ قول بہت اچھا
 قیاس ہے اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ طلاق حضرت م کے
 زمانہ خیر میں اور حضرت ابو بکر رضی کی خلافت میں اور دو برس تک حضرت عمر رضی کی
 خلافت میں تین طلاق (جو اکٹھی دی جاوین) ایک ہی تھی اور سنن ابو داؤد میں ہے
 کہ آپ نے عبد بن ربیع کو فرمایا کہ اپنی پہلی زوجہ سے رجوع کر لے اس نے عرض کیا کہ میں نے
 اس کو تین طلاق دیے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں تو اس سے رجوع کر لے
 پس حقیر افضل در وطن وارد ہوتا ہے بہت علماء اسلام اور صحابہ کرام بلکہ حضرت غیر الامام
 علیہ السلام پر نفوذ باللہ نہ تھا تو لوہم صلا سلا یہ بالکل خلاف ہے قرآن مجید اور تمام
 اہل اسلام کے جواب بلکہ موافق ہے معنی الطلاق مرتبہ کے اور خبر القرآن کے
 اجماع اور حضرت م کے ارشاد کو خلاف قرآن کے کہنا کفر ہے اور صحابہ کرام کیا
 تمہارے نزدیک (معاذ اللہ) اہل اسلام نہ تھے تو لوہم صلا جبکہ خلاصہ یہ ہوا کہ مرد
 کو خواہ وہ مولوی ہو یا واعظ یا بیعترا چاندی کی پازیب بالے بالیان کنگن وغیرہ
 سب درست ہیں جو اب تنہ تو نقالوں اور ہنڈیلوں کو بھی مات کیا۔ پازیب
 بالے بالیان پہنا دے اور تون کا ہے مردوں پر حرام ہے طریقہ محمدیہ میں اسکا درست
 ہونا ہرگز نہ کو رہیں تو لوہم صلا ایک مسئلہ اونکایہ ہے کہ پیر جو شام میں سور کے پیر
 مایہ سے بنایا جانا اسکا مشہور تھا یا اور چیزیں کہ جن میں سور کی چربی پڑنی مشہور تھی
 جب وہ آنحضرت علیہ السلام کے پاس آئی تھیں آپ بلا دریافت کہاتے تھے جواب
 یہ مسئلہ حنفیوں کا ہے اور حنفیوں کی کتابوں میں ایسے مسائل بہت ہیں از الجملہ ملا علی
 قاری حنفی رح اپنی کتاب مرقاة شرح مشکوٰۃ کے باب تطہیر النجاسات میں کہتے ہیں۔

وفی الحدیث ان الاصل فیما تجب من بلاد الجوس ونحوہم من المتدینین بالنجاستہ
 الطہارۃ کالجوخ وان استبرأ انہم یعلونہ بشم الخمر وان قیل انہم یجعلون فیہ اناج الخمر

عن ابن عباس کان الطلاق
 علی عبد رسول امی السویہ
 وسمی ابن ابی بنی بن خلدیہ
 ورواہ الثانی واحد الحدیث
 رواہ مسلم
 عن ابن عباس رضی
 فقال راجع امرک ام کائنہ
 واثبت قال انی لافقہا ثانیاً
 رسول اللہ قال تدر علیک العباد
 علیہ السلام الذین آتوا اذرا
 النسا والایہ ۱۲

جواب میں لکھا گیا قولہم سدا اور اس رسالہ میں مولوی نذیر حسین صاحب وغیرہ
 کی بھی مہرین موجود ہیں جواب مولوی نذیر حسین صاحب وغیرہ علماء دہلی دلاہور
 کی مہرین دوسرے مسائل کے جواب پر مہرین نہ عطا محمد کے فتوے پر خان احمد شاہ
 مولف رسالہ نے تمام فتوؤں کو جمع کر کے ایک جگہ چھپوا دیا ہے اور مولانا محمد حسین
 صاحب نے اس بات کا اشتہار کتاب مفتاح لاسرار التراویح مطبوعہ ۱۲۹۲ھ ہجری
 کے صفحہ آخر میں چھپوا دیا ہے اور مولوی نذیر حسین صاحب نے اس رسالہ کو
 آنکھ سے دیکھا بھی نہیں قولہم رر اور اس رسالہ کے چھپوانے میں مولوی
 نذیر حسین صاحب نے کوشش تمام فرمائی چنانچہ مصنف رسالہ مذکور شروع میں
 اس امر پر تصریح کرتا ہے جواب اللہ تعالیٰ سارے جہوٹے مفسدون کا منہ
 کالا کرے اور اس رسالہ میں اس بات کا نشان بھی نہیں کہ جس سے یہ امر ثابت
 ہو کہ مولوی نذیر حسین صاحب نے اس رسالہ کے چھپوانے میں کوشش فرمائی
 قولہم سدا غیر مقلدون سے مخالفت اور مجاہد کرنا جواب غیر مقلد
 تمہیں لوگ ہو چنانچہ قول اول کے جواب میں بیان ہو چکا اب چاہو تم آپس میں
 ایک دوسرے سے مخالفت اور مجاہد کرو یا نہ کرو قولہم رر اور انکو اپنی خوشی سے
 مسجدوں میں آنے دینا شرعاً ممنوع ہے جواب اس واسطے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے
 ہمان ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی پناہ لی ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اول روز میں یا آخر روز میں طرف مسجد کے جاوے تیار کرے یا جو
 اللہ تعالیٰ واسطے اس کے مہمانی بہشت میں سے جب کہی جایا کرے اول روز میں یا آخر
 روز میں اور فرمایا جو شخص چلا طرف مسجد کے تو وہ اللہ کے ذمہ پر ہے اور اس واسطے
 کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و من اعلم من منع مساجد اللہ ان یدکرہا اسمہ وسعی فی حرابہا
 حضرت رحمۃ اللعالمین نے عیسائیوں کو اپنی مسجد میں نماز پڑھنے سے منع کیا اور وہ

من هذا الى السجود راجع
 احد الله نزل من الجنة
 لا ان هذا راجع متفق عليه
 شكوة
 الى السجود خاص على
 رواه ابو داود ۱۲ شكوة
 يعني اوس سے زيادہ
 قائم ہونے سے جو اس کی سجدوں
 میں اللہ کے ذکر سے منع کرے ۱۲

نے مسجد نبوی میں حضرت کی اجازت سے حضرت کے سامنے اپنے طور کی نماز پڑھی تم
اپنی مسجدوں میں محمدیوں کو اسلامی نماز پڑھنے سے منع کرتے ہو تو قرآن مجید میں لکھا ہے کہ
مذکورہ سے معلوم ہوا جواب مسائل مذکورہ سے سوائے تمہاری جھوٹ افتر و طعن
تش کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا تو قرآن مجید میں لکھا ہے کہ وہ اہل بدعت ہیں نہ اہل سنت جواب
بیشک بعض مقلد تو ایسے ہی ہیں اس سے زیادہ کونسی بدعت ہوگی کہ برخلاف صریح حکم
خدا اور رسول کے مسلمانوں کو مسجدوں میں نماز پڑھنے سے منع کرنا ایک امام کے مذہب پر
عمل کرنا مکروہ واجب اور باقی تمام مذاہب حق اہل سنت پر عمل کرنا مکروہ حرام جاننا اپنے ماننے
ہوئے مذہب کی روایت کیسی ہی ضعیف اور لکیک ہو اور کونسا مائل بے تحقیق شوق سے
مقبول اور معمول کرنا اور اللہ اور رسول کا کلام سنکر ناک چڑھانا اور جھوٹے بہانوں کے
ساتھ اس کو متروک العمل کر دینا ۵

یہاں تک کہ لپچرٹی جب امام ۴ چڑھتے ہیں اللہ کا سنکر کلام ۴

کر دیا خلاص فاسد نے خراب ۴ کہاتے ہیں سنکر حدیثین بیچ و تاب
اور اہل سنت وہ لوگ ہیں کہ سنت ہی کے عشق میں اور سنت ہی پر عمل کرنے کے
سبب بد مذہب لوگ اور مکروہ ہالی اور غیر مقلد اور لامذہب کے لفظ سے متہم اور
ادنیٰ طرح طرح کے ظلم کرتے ہیں ۵

بجز عشق تو امیکشتہ و غوغا نیست ۴ تو تیز بر سر نام اگر خوش تماشا نیست ۴

۵ سین سوہنے سانوے یار پیچو دیدان۔ لکھ جہانان دیان بھلیان میں تو قرآن ۵ اقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ استرنی تا آخر جواب دل ماشا و چشم
ماروشن تمام رسالہ میں ایک حدیث تو لکھی اس حدیث میں صحابہ کرام کی خوبی اور انکی
نقص نگانے والوں کی مذمت بیان فرمائی ہے اور صحابہ کرام کے نقص نگانے والے
اکثر تو شیعوں ہیں اور خارجی یا وہ لوگ ہیں جو صحابہ کرام کے اقوال و افعال پر طعن اور

مذہب واحد علی صلی
۴۹۰ میں رکاب امیر اہل خانہ
حضرت کی خدمت میں ہم سب جودہ
سجود نبوی میں داخل ہونا اور
انکی نماز کا وقت ہوا اور انکو نہ
کہا ہم مسجد میں نماز نہیں گ
و ان کے انکو نہ کرنا سبقت
و حضرت نے فرمایا اور انکو نہ
کہ ہم انکو نہ فرمایا اور انکو نہ
کہ انکو نہ فرمایا اور انکو نہ
کہ انکو نہ فرمایا اور انکو نہ
کہ انکو نہ فرمایا اور انکو نہ

اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ رسالہ جامع الشواہد کا مصنف ہے اور اس پر ہرین کاٹنے والے کے اٹکے اکثر اعتراض جناب اصحاب کرام رضی اللہ عنہم پر وارد ہوتے ہیں چنانچہ اس سے پہلے خوب بیان ہو چکا تو لہجہ سے اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے تا آخر جواب اس عبارت کا یہ مطلب ہے کہ بدعتیوں سے محبت اور ملاقات رکھنی بہت بُری ہے شاہ صاحب نے ہنسک لکھا ہے لیکن تحقیق کر لو کہ بدعتی کون ہیں اور ہماری تحقیق میں تو یہی بدعتی ہو تو لہجہ سے مسئلہ لطاوی سے دس گان خارجا جس بندہ المذاہب الاربۃ فی ذلک الزمان ہوں اہل البدعۃ والنار ہے جواب یہ قول ویسایٰ لہ ہے جیسا کہ تم نے اعظام السنہ سے جامع الشواہد کے مسئلہ میں نقل کیا ہے بموجب اس قول کے چاروں اماموں کے پیروکار اور بموجب اس قول کے تمام حضرات محدثین اور علما حدیث نبوی اور باقی تمام ائمہ اہل سنت اور اسکے پیروار و متاخرین فقہاء حنفیہ جنہوں نے چاروں سے باہر فتویٰ دیا اور علماء اصول مذہب حنفی کے (جسکے بعضے قول اب نقل ہوئے ہیں) سب بدعتی اور جہنمی ٹھہرتے ہیں نفوذ بالمد کبر العلم مولانا عبدالحی حنفی شرح سلم الشبوت میں فرماتے ہیں کہ اگر روایت صحیح کسی اور جہت سے پائی جاوے اُس پر بھی عمل کرنا جائز ہے چنانچہ فقہاء متاخرین نے بموجب مذہب ابن ابی لیلیٰ کے گواہوں کو قسم دیو کا فتویٰ دیا اور اسی میں ہے کہ بعض متصنوں کا یہ قول کہ اجتہاد چاروں اماموں پر ختم ہو گیا ہے غلط اور جرم بانہیب اور سب دلیل یہی لوگ خود گمراہ ہوئے اور اور وں کو گمراہ کیا اور شرح تحریر ابن ہمام میں لکھتے ہیں کہ اگر امام سفیان بن عیینہ اور مالک دینا کا فتویٰ مجاویے تو اوپر اور چاروں اماموں کے فتوؤں پر عمل کرنا جائز اور برابر ہے اور ابن ملا فروع رحمہ اللہ حنفی کی اپنی کتاب قول سدید میں اور ملا علی قاری رحمہ اللہ شرح عین میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو حنفی شافعی مالکی حنبلی ہونے کی تکلیف نہیں دی اور سلم اور شرح سلم اور تقریر شرح تحریر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی پر کسی امام کا

۱۱ یعنی جو لوگ ان چاروں میں سے ایک ہیں ان کو اپنی امت میں رہنا چاہیے اور اگر وہ کسی اور امت میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۱۲
۱۳ من جمہور ائمہ و مجتہدین اہل بیت
۱۴ الاثری ان التاخرین
۱۵ اور فتاویٰ حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ و حنبلیہ
۱۶ یہ وضع الشریعہ علی مذہب
۱۷ ابن ابی لیلیٰ ۱۲
۱۸ بعض المتصنوں کا قول انہم
۱۹ علی البدعۃ الاربعۃ غلط
۲۰ و جہا انہب اتہا غلط
۲۱ انتوا بغیرم فتوا
۲۲ راضوا ۱۲
۲۳ ومن فتوے سفیان بن
۲۴ عیینہ اور مالک بن دینار
۲۵ الاثری کہ لکھو الاثریہ
۲۶ الاثری الاربعۃ ۱۲
۲۷ یہ والفتویٰ الاربعۃ
۲۸ اعلم انہ تکلف
۲۹ فتاویٰ احمد بن حنبلہ و ابن
۳۰ کیونکہ حنفیہ اور مالکیہ و شافعیہ و حنبلیہ
۳۱ شافعیہ اور حنبلیہ و مالکیہ
۳۲ العلوم ان الیوم کا فتویٰ

۱۱ یہ ہے جو لوگ اپنے مذہب سے ہٹ کر کسی اور مذہب میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۱۲
۱۳ یہ ہے جو لوگ اپنے مذہب سے ہٹ کر کسی اور مذہب میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۱۴
۱۵ یہ ہے جو لوگ اپنے مذہب سے ہٹ کر کسی اور مذہب میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۱۶
۱۷ یہ ہے جو لوگ اپنے مذہب سے ہٹ کر کسی اور مذہب میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۱۸
۱۹ یہ ہے جو لوگ اپنے مذہب سے ہٹ کر کسی اور مذہب میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۲۰
۲۱ یہ ہے جو لوگ اپنے مذہب سے ہٹ کر کسی اور مذہب میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۲۲
۲۳ یہ ہے جو لوگ اپنے مذہب سے ہٹ کر کسی اور مذہب میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۲۴
۲۵ یہ ہے جو لوگ اپنے مذہب سے ہٹ کر کسی اور مذہب میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۲۶
۲۷ یہ ہے جو لوگ اپنے مذہب سے ہٹ کر کسی اور مذہب میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۲۸
۲۹ یہ ہے جو لوگ اپنے مذہب سے ہٹ کر کسی اور مذہب میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۳۰
۳۱ یہ ہے جو لوگ اپنے مذہب سے ہٹ کر کسی اور مذہب میں چلے جائے تو وہ کافر ہے ۳۲

مذہب پکڑنا واجب نہیں کیا قولہم سہ اور یہی مضمون اور کتب دینی میں موجود ہے
 جواب وہ بھی مرد دیے ایسے ہی مضامین پھر بے سرو پا بے سند نے تو فقہ مذہب
 حنفی کو بدنام کر دیا ہے قولہم سہ ۹ مسائل مذکورہ سے معلوم ہوا جواب ہاں تمہارا
 جھوٹ اور بہتان اور افرا معلوم ہوا قولہم سہ ۱۱ کہ اؤ کے بیچے نماز درست نہیں جواب
 معاہدہ علماء مطرین مرقومہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۲۹۹ ہجری میں تم نے لکھا ہے کہ اؤ کے بیچے
 بلاشبہ نماز پڑھنی چاہئے وہ کس شریعت کا حکم تھا اور یہ کس شریعت کا حکم ہے
 کہ بت شکنی کا مسجد زنی آتش ۶ از مذہب نوگرو مسلمان گلہ دارو
 قولہم کیونکہ مسائل مذکورہ اور عقائد سطورہ بعضے موجب کفر اور بعضے مفسد نمازین
 جواب اکثر تو تمہارا جھوٹ اور بہتان ہی ہے باقی سب مسائل اور عقائد مطابق
 حدیث اور اقوال صحابہ اور تابعین اور مجتہدین اہل سنت اور موافق فقہ حنفی کو ہیں
 چنانچہ بخوبی بیان ہو چکا اب چاہو تم اؤ کو موجب کفر کہو یا مفسد نماز قولہم سہ ۱۳
 صاحب کشنر بہادر نے فریقین کے بعض لوگوں کو اپنی کوٹھی پر بلا کر جواب بلکہ تمام
 عالموں کو بلا کر قولہم سہ ۱۴ باہم ملاپ کرانا اور دفع فساد کرنا چاہا جواب بہت اچھا
 چاہا تھا کیا تم فساد کر اگر نقض اس چاہتے تھے جیسا کہ اب تم ایسے ایسے فتوے اور
 رسالے لکھ کر بخلاف اس آیت کریمہ واصلو اذات بینکم اور اس حدیث مقدس القواسم
 واصلو اذات بینکم فان اللہ یصل بین المؤمنین یوم القیامتہ کے فتنہ انگیزی کر رہے
 ہوں دے آدمی ذرا تو خدا اور رسول سے شراؤ قولہم سہ ۱۵ چنانچہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۲۹۹
 ہجری کو ایک کاغذ لکھا گیا جواب ہاں کاغذ معاہدہ لکھا گیا قولہم سہ ۱۶ کہ کوئی شخص دوسرے
 سے متعرض نہ ہو جواب اب ایسے فتوے فتنہ انگیز لکھ کر کون متعرض ہوا اور کیا
 نقصان مٹا تم لغنا ہم وجعلنا قلوبہم قاسیۃ کا کون مصداق ہوا اور عہد کو کس نے توڑا
 قولہم سہ ۱۷ سودہ ایک فیصلہ باہمی تھا نہ فتویٰ شرعی جواب وہ فیصلہ شرعی تھا یا غلط

یعنی مسلم کر دیا پس میں ۱۲
 ایسے ایسے افسوس ڈر دوا
 آپس میں ملاپ کر دیا وہ بیشک
 فقہ حنفی کو بدنام کر دیا
 دن قیامت کے ۱۲ رد و احکام
 دالیف
 بسبب ہمد توڑنے کے ہم نے
 اپنے لفظ کی اور اس کا دھوکا
 سخت کر دیا ۱۲

۷

شرح اگر شرعی تھا تو اب تک اسکو کیوں توڑا اور اگر خلاف شرع تھا تو تم صاحبوں نے
 مولوی عالم ہو کر ادسپر کیوں مہرین اور دستخط کے قولہم
 حکام والا نشان کو دینی امور میں کچھ مداخلت نہیں جواب صاحب کشن بہادر نے کچھ
 مداخلت نہیں کی بلکہ جب درخواست فریقین کے اس عہد نامہ پر دستخط کر دے ہیں
 قولہم سے انہ وہ فتوہ پر دستخط کرتے ہیں جواب یہ کون کہتا ہے کہ وہ فتوہ
 پر دستخط کرتے ہیں حسب درخواست فریقین کے عہد نامہ پر دستخط کر دیتے ہیں قولہم
 نہ اوں میں سوال علماء دین سے ہے جواب علماء دین نے صدام کتب سائل کی بغیر
 سوال ہی کے لکھی ہیں قولہم سے انہ ہوا کہ کتب دینیہ اسکا جواب رقم ہے جواب حقیقت
 میں وہ مسائل دین کے ہیں یا نہیں اگر ہیں تو مانے ہی پڑینگے اور اگر نہیں تو تم مولوی
 صاحبوں نے ادس پر مہر اور دستخط کیوں کئے تھے قولہم ادسپر مواہیر اور دستخط
 کرنے والے سب علماء نہیں جواب سب علماء میں کسی کو تہوڑا علم کسی کو بہت اور کچھ
 ہو وہ بہر صورت معاہدہ شرعی ہے اور اسکا توڑنا خدا کے قہر میں آنا اور فتنہ و فساد کا
 دروازہ کھولنا اور امن کا توڑنا ہے ہاں تمہارا ہے اس فتوے پر سوائے چند مولوی صاحبان
 بدعتی کے سب عوام یا فریضی ناموں کی مہرین قولہم سے اس سے اوکی وہ کتابیں
 کہ جسین حضرات مقلدین کو مشرک و کافر لکھا ہے سب باطل ہو گئیں جواب مقلدین
 معتدل لہزہ کو ہماری کسی کتاب میں کافر و مشرک نہیں لکھا ہاں جو ایسا سخت مقلد
 ہو کہ ایک کام کا سنت ہونا اس کے نزدیک ثابت ہو جاوے پھر ادس کام کو اور ادسپر
 عمل کر نیکو اور عمل کرنے والے کو برا جانے ایسے شخص کو ہم کیا سب فقہاء حنفیہ کافر کہتے
 ہیں فصول عادیہ و فتاویٰ عالمگیر یہ دمج الرائق و شرح فقہ اکبر وغیرہ میں دیکھ لو قولہم
 صلا سے غیر مقلدین کے یہ مسائل خضرہ و احکام متدعہ بلاشبہ قابل رد اور انکار ہیں کہ
 اوں میں سے بعضے موجب کفر اور بعضے موجب فسق و ابتداء اور عوامیہ سب احکام

فصول عادیہ و فتاویٰ
 عالمگیری دمج الرائق میں

سن لم یمن بنبی من

سنن المسلمین علیہم السلام

فقد کفر فیہ جسے بے شک

سنی فقہ کی سنت کردہ کافر

ہوا اور ہر اراکین میں کو

کیفر استخفاف سے ان

اپنے کافر خواجہ حنفیہ

چاکر کسی سنت کو مستحسن سمجھ کر

اور بیخ تعلیق میں ہے

جو کوئی کہے ہذا فعل صلی علیہ

و آلائہ افعلم کیفر یعنی

یہ کام حضرت م کا فعل ہے

اور میں اسکو نہیں کرتا پس

اس بدعت کا فتنہ ہے

اور شرح فقہ اکبر میں ہے

وقد کفر الحنفیہ میں کتاب

علی تک سنیہ استخفاف

انہو انما فعلہا من مسلم

زیادہ اور مستحبہا سے کفر

یعنی کافر کا جو مقلدین نے

ادس شخص کو جس نے کہ

بیشک ترک کر دیا کہ

اہل سنت کے نزدیک محض لغو اور بے اعتبار ہیں جو اب اکثر مسائل میں تو تمہارا
 جھوٹ افتراء و مغالطہ و فریب قطعاً ثابت ہو چکا باقی مسائل مطابق کتاب اور سنت اور
 اقوال صحابہ اور تابعین اور مجتہدین اور موافق کتب حنفیہ کے ہیں چنانچہ اسکا ہی بیان
 ہو چکا اب تم انکو مسائل مختصر کہو یا متعدد یا موجب کفر یا موجب فسق و ابتداء یا لغو
 اور بے اعتبار بنانا و قمر اور قیامت نزدیک ہی ہے آپ معلوم کر لو گے قولہم صلا سلا
 ایسے احکام مخالف کا معتقد و ملتزم بلاشبہ اہل سنت کی جماعت سے خارج ہے تا آخر
 جواب بیان گذشتہ سے بخوبی ظاہر ہو چکا کہ ہم لوگ کسی حکم مخالف کتاب و سنت کے
 معتقد و ملتزم نہیں ہیں بلکہ ہمارے مذہب کی کسوٹی یہی کتاب و سنت ہے ہاں تقلید مذہب
 سبعین ایک امام کو واجب جاننا اور باقی تمام مذاہب ائمہ اہل سنت پر (کہ سب ہدایت پر
 اور مسائل دیکھئے) مانو ذ کتاب اور سنت سے ہیں عمل کرنے کو ناجائز سمجھنا اور احادیث
 حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو جسکے حق میں ولایت منق عن الہوی ان ہو الاد و حجت
 دار ہے جو بٹے بھانے اور دہائی تباہی عذرات کے ساتھ ہر ترک العمل کو دینا ایسے احکام
 مخالف اہل سنت کا معتقد بلاشبہ اہل سنت کی جماعت سے خارج ہے قولہم صلا سلا
 اور اگر ایسے شخص کہ مسجد میں آنے سے فتنہ و فساد ہوتا ہو تو اسناد فتنے کے لئے مسجد میں آنے
 سے منع کرنا بہتر ہے جو اب مسجد نہ ہوئی باواجی کا بالا خانہ ہو اگر جسکو چاہا آنے دیا اور
 جسکو چاہا آنے سے منع کر دیا اسناد فتنے کے لئے وہی تدبیر خوب ہے کہ جو باجم علماء و فریقین
 کے معاہدہ میں منقول ہے کہ کس جدید کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع و مزاحم
 نہ ہو جیسا کہ طریقہ سلف صالح کا تھا اور علما و آئمہ متقدمین کا راہ سنیہ عامل بالحدیث پر طور پر
 عمل کری اور عامل فقہ اپنے طور پر ہر ایک اپنے عمل بجا لانے کا مجاز اور مختار ہے۔
 قولہم صلا سلا عجیب مصیب نے لازمہ ہون کے جو عقائد اور اعمال
 تحریر فرمائے ان سے ہر ذی فہم سمجھ سکتا ہے کہ نے الواقع یہ فرقہ اہل سنت و

طریقہ سنیہ اہل سنت کا
 ہے کہ کچھ نہیں بولتا جو کہتا ہے
 وہ وہی ہے ۲

کلمہ
ہے لیکن اس سلسلہ
جانب انفرادی ہے

جماعت سے خارج ہے اور خیال فساد و فتنہ اور گواہی مسجدوں میں نہ آنے
دینا جائز ہے جواب مجیب غریب نے بد مذہبیوں متعصب مقلدون کے
جو عقائد اور اعمال پنج جواب قول ۱۵ اور ۳۴ اور ۶۴ کے گزارش کیو
اور اونکی خیانتیں اور کذب اور افتراء کو اکثر قولوں کے جواب میں خوب واضح
کر دیا اور ان سے ہر ذی فہم سمجھ سکتا ہے کہ فی الواقع یہ فرقہ متعصب مقلدین کا
اہل سنت سے خارج ہے۔ قولہم ص ۱۷۸ فی الواقع اس فرقہ لا
مذہب کو تا آخر جواب لا مذہب وہ جو قرآن و حدیث پر عمل نہ کرے چنانچہ
اس زمانہ کے بعض نام کے حنفی جو حدیث شریف پر عمل کرنے سے توبہ نصیب
نہیں تھی کسی امام اہل سنت کے مذہب پر بھی عمل نہیں کرتے تمام مذاہب ائمہ اہل سنت
کو چھوڑ کر حنفی ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں اور حقیقت میں حنفیت ہے اور گواہی نہیں
ہے حنفی مذہب کے مورث اعلیٰ حضرت ابو حنیفہ رحمہ مکرر فرمائے کہ جب حضرت ۲ کی
حدیث پاؤ فی انفور علی کعبہ اور یہ نہیں کرتے اور اصول مذہب حنفی کی کتابوں
میں جا بجا لکھا ہے کہ ایک امام کے مذہب کو پکڑنا کچھ ضرور نہیں (تحفۃ الانوار
میں صفحہ ۲۲ سے ۹۵ تک اس مسئلہ کو پچیس پیل کتب فقہ اور اصول سے ثابت کیا ہے)
اور یہ لوگ واجب جانتے ہیں قولہم ص ۱۷۸ فی الواقع جو غیر مقلدین ایسے
ہوں کہ عقائد ان کے خلاف اہل سنت و جماعت و سلف صالح کے ہوں
تا آخر جواب اب میں تم سمجھو خداے پاک کی قسم دیکر تم سے پوچھتا
ہوں کہ تمام مذاہب اہل سنت کو ترک کر کے ایک امام کے مذہب پر عمل
کرنے کو واجب سمجھنا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلہ میں فقہ
کو مسئلہ پر اصرار کرنا فی الواقع یہ عقیدہ خلاف اہل سنت و جماعت کے ہوئے یا نہیں اور یہ عقیدہ
ہم لوگوں کا ہی یا مقلدان متعصب کا والد المستعان علی ما تصفون

خاتمة الطبع

گیجے گئیو نکرا دانا حمید خدا
 جبین تھا جو پٹ و افترا بچہ
 اب ہم اک شہوی حق سے یہاں
 اس سوا کس سے ہم کرن فریاد
 ہوئے لوگوں سے ہم بہت ہیں تنگ
 ہے ایذا جملہ دینداران
 کوئی کہتا ہے از عباد ولی
 کچھ نہیں انکا دین اور مشرب
 ہکوا شے نہ کچھ عداوت ہے
 سب کے سب وہ مقتداے انام
 داخل سنت رسول ہیں وہ
 اور روایت بھی اُسکی ہوسے صحیح
 اس پر کرتا عمل سعادت ہے
 کہ حدیث نبی سے ہیں سُلطے
 پہر نہ پوچھیں کسی سے اُسہیں دیان
 چو نہ دین اوسکو گرچہ چو نہ صحیح
 ہم مقلد ہیں ہم کو بے تکرار
 پیرو دین احمدی ہوں میں
 اور عامل ہوں چارون مذہب کا
 اوسکو لا مذہب اور وہابی
 سرخوار و مقام وزانی
 ظالم و مرتشی و خلق آزار
 ہاں مگر جو کہ موسیٰ کامل
 اور فعل اوسکا خارج مذہب
 یا الہی تو بوجہ دے اونکو

اور نعت رسول ہر دوسرا
 کھل گیا جامع الشواہد کا
 کرتے ہیں جذبت لکھ کے عیان
 غیر صبر و شکیب راہ نہیں
 ہکوا ان سے نہیں ہے طاقت جنگ
 بیروان نبی یہ یہ ظلم
 ہکوا وہابی اور معتزلی
 اور منکر ہیں یہ اماموں کے
 ہم یہ پیہ دشمنوں کی تہمت ہے
 جو مسائل کتاب و سنت سے
 جان و دل سے ہیں قبول ہیں
 اوسکو کہیں مقدم ان سب پر
 اور نہ کرنا عقل شقاوت ہے
 کوئی کہدے کہ سکہ یہ ٹھیک
 لیکن وہیں مان دل سے ہوشادان
 اور کہیں ہم نہ مجتہد نہ امام
 ہے کفایت امام کی گفتار
 ہے جو فرمودہ خدا و رسول
 ہوں بلا قید معتقد سب کا
 حیف صد حیف تارکان صلوٰۃ
 خاں و مفتشی و بہتانی
 ہمیں مذہب سے ہوتے ہیں خارج
 ہو حدیث رسول کا عامل
 یہ ہے دین انکا اور یہ اسلام
 راہ سنت کی سوچہ دے اونکو
 اب کہوں کیا بے ہر صل علی

کہ ہوا جامع الشواہد رد
 جا بجا کذب و افترا سارا
 جز خدا کون دے ہماری داد
 جز خدا کے کہیں پناہ نہیں
 رہیں ہر وقت یہ ستمگاران
 طعن و تشنیع کرتے ہیں ہر دم
 کوئی کہتا کہ ہیں یہ لاندہب
 بغض رکھتے ہیں انکے ناموں
 اہل سنت کے پیشوا راہ امام
 ہیں نکالے اونھوں نے فکرت سے
 لیک جب باوین ہم حدیث صحیح
 کیونکہ ہے قول و فعل ان سرور
 بر خلاف اس گردہ نادان کے
 ہے تمہارے امام کے نزدیک
 عکس اُسکے جو ہو حدیث صریح
 ہکوا قول رسول سے کیا کام
 جو مقرر ہو محمدی ہوں میں
 جان و دل سے کیا وہ بیٹے قبول
 وہیں کہنے لگیں یہ ہر بابی
 سود خواران و امان زکوٰۃ
 مشرک و بدعتی و تعزیہ دار
 وہ عمل اوسکے کچھ نہیں خارج
 جانیں یہ اوسکو خارج مذہب
 یہ عقیدہ ہے اور یہ ہے کلام
 خاتمہ کر سبہوں کا خیر خدا

۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

مَنْ أَظْلَمُ مِنْ مَنْ حَسِبَ أَنَّ اللَّهَ إِذْ يُدْ لَوْفِيهَا سَمَاءٌ سَعَى فِي خَلْقِهَا ۝

کاشف الکلی فی سید من منعی عن الساجد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ و نصلی علی نبیہ الکریم و آلہ و صحبہ اجمعین

اما بعد تا فرین منصفین پر واضح ہو کہ ان دنوں ایک فتویٰ چار ورقہ مطبوعہ گلابی کاغذ مسودہ
 بہ جامع الشواہد متضمن افتراءات و تکفیر پیر و ان ملت احمدیہ و تبعین سنت محمدیہ کا نظر سے گذرا
 اوسکے لکھنے والے اکثر وہی حنفی ہین جنہوں نے سابق میں عہد نامہ پر جو جناب صاحب کشنیر ہا
 درہلی کی روبرو تصدیق ہو کر باستر ضامی باہمی شہر ہوا تھا اپنی ہیرین کی ہین یہ لوگ اس امر کا
 عہد و پیمان کر چکے تھے کہ ہم کسی پر کچھ طعن و اعتراض نہ کریں گے ہر شخص اپنی مذہب پر فوق و علو
 قدیم جطور سے عمل کرتا رہے اب انہیں نے اول من عامہ خلافت میں خلاف رسوم و عہد رآمد
 قدیم فتویٰ پیدا کیا اور باعث نقض اس جو ملت و مذہب محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قانون
 گورنمنٹ برطانیہ کے سراسر خلاف ہی ہو کر عہد شکنی کی اور درپے فساد ہوئے اور اس عہد
 کو بالکل پس پشت ڈال کر سختی الزام و سزا ہوئے ہر کو اس پر بھی کچھ تعرض نہ تھا لیکن چونکہ لیبید
 شائع ہونے اس فتوے کے ہر شہر و دیار میں نقض اس ہو کر فساد ہونے لگا اور نیز انہوں نے

اولن اوراق میں تمام کذب و افتراء باندھا ہے اور کسی جگہ بعض رسالہ کی عبارت میں سر قلم
کر کے برعکس مطلب لکھ دیا ہے ان سب اعتراضات میں سے ایک بات بھی ہمارے کتب
در سائل میں نہیں ہے اور نہ اس کذب و افتراء پر داری سے محض فساد اور عہد شکنی اور
جہاں کو درغلانا اور اس عامہ میں نقص ڈالنا مقصود ہو اسیلئے بنظر رفیع شکوک اور علم بنایا
لکھا جاتا ہو کہ یہ سب تحریر جاح الشواہد و اہیات ہو اور اس سبک ترصد ہر طرح کے خلاف کتب و مقالات
حقیقہ میں بتقریر موجود ہیں اور ہر اعتراض پر ایسا ہے کہ جس سے بہر سب مفتی اہل سنت کے
نزدیک خارج از فرقہ ناجیہ و بد مذہب ٹھہرتے ہیں جن باتوں کو زبان پر لاتے ہو و حیاتی
ہے اور جن امور سے ہر ذی عقل کا شک و دل کا پ جاتا ہے وہ ان کے کتب میں بے دھڑک لکھو
گئے ہیں چنانچہ ہم ہر اعتراض کے جواب میں کچھ عبارت و پتہ اور کتب لکھتے ہیں کیونکہ یہ سب تو
کتب مذہبی سے بالکل جاہل و غیر ہیں اور قطع نظر اس کے اپنا عیب ہر شخص نہیں معلوم کر سکتا اس
یہ جان لیں گے کہ خود ہم ہی پر یہ اعتراضات وارد ہوئے ہیں اور یہ کفر و عاری ہی جانب عامہ
ہو اور یہ سب آفت ہم پر صرف تقلید شخصی کے باعث ہے اور متبعین سنت کا تو مذہب اور دعویٰ
پر ملا ہے کہ ہم کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے تابع ہیں کسی کے قول و فعل سے جو خلاف
اوہ کے ہو کچھ غرض نہیں خلاف کتاب و سنت جو بات ہو اس سے انکار ہے اگر بالفرض
کوئی شخص کوئی بات بلا دلیل کہے یا لکھے تو وہ ہمارا مذہب ہرگز نہیں ہو سکتا جب ہم
سوا و طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بطور وجوب کسی امام عین کے مقلد نہیں تو پھر اور کسی کا کیا
ذکر ہے جو کچھ کتاب و سنت و احادیث صحیحہ شرعیہ اور قیاس صحیحہ غیر معارض نص میں ہے وہ
ہمارا مذہب ہے اور جو خلاف اوہ کے ہے وہ ہمارے نزدیک مردود ہے یہ نشان و لیاقت
اجتہاد متقلدین ہی کی ہے کہ ایک مذہب کے پابند ہو کر تمام آیات و احادیث پر لیتے ہیں اور فرقہ ناجیہ
اہل سنت سے مخالف بنے ہیں اور علامت ظاہری ان کے اس میں یہ ہے کہ ان میں بالکل جو
جہود اہل سنت ہی جس سے یہودی بننے سے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے اور فریادین جو

دیکھو یہاں
صفحہ ۱۶

سنت مشہور ہے اور سینہ پر ہاتھ باندھنا جو اکثر محققین کو نزدیک ثابت ہوا اور امام کو پھر احمد پر ہونا
جو اکثر صحابہ و تابعین و مجتہدین کا معمول رہا ہے اس سے برہم ہوتے ہیں اور مثل دیگر فرقہ ضالہ کے
اہل حق پر سبب و تم واخر اپر داری کرتے ہیں اور جن عقائد باطلہ اور مسائل مخالفہ کا الزام بہ نسبت شیعیں
سنت کے لگایا ہے وہ انکی کتب میں بکثرت ہے جو دہین اور میں سے چند بطور نمونہ بعض جو ابات و
اعتراضات و اہمیات مقلدین کے لکھو جاتے ہیں تاکہ ناظرین جان لیں کہ ان مقلدین کو یہ عقائد پر
اور یہ ہی لوگ اہل سنت و جماعت سے مطلقاً خارج ہیں اور کذب و افتراء پر داری نہیں کی عادت
قدیم ہے اب ہم بفضلہ و کرم ہر کذب مقلدین کو آفتاب نیرور کی طرح ثابت کر کے اپنی ہریت و بیزاری
ایسے گندہ و بری عقائد سے آشکارا کرتے ہیں و باللہ استوفین قولہ دل یہ کہ خدای پاک کا جوٹ
بولنا ممکن کہتی ہیں چنانچہ کتاب حیاتیات الایمان مطبوعہ مراد آباد و معنی مولوی شہود الحق الخاقول
یہ صریح بہتان ہے حضرت مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ پر بعض اہل بدعت نے بھی عزم امن
کیا تھا اور کچھ جواب میں حیاتیات الایمان میں تفصیل دلا کر ثابت کیا گیا کہ کوئی شخص اہل سنت میں سے خدا سے تعالیٰ کے
بولوں کا قائل نہیں ہو جاتا نہ بحینہ عبارت حیاتیات الایمان صفحہ ۱۰۱ پر صریح ہے کہ شیہود الحق کہتے ہیں کہ ایضاح الحق
مبتدع ہونا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنی بہائی کو فرج جانے سے نہیں پایا جاتا پھر پھر بیان و سکا اور پھر چکا پائی ہوئی
محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے کہیں کہیں کو جو کہا ہے اور حضرت کو چارویاہ دلیل یہ سب افتراء ہیں اور امکان کذب کو قائل ہونے خدا کو
جو چوٹا اور کاذب کہنا لازم نہیں آتا ہی اس کو اطلاق مشتق کا بموجب عرف اور لغت اور شرع کو اوپر جو اصلاً باشر
خل نہیں سمجھ نہیں کیونکہ قیام سب کے کا جو مناسطہ مشتق ہو وہ یہاں منتفی ہوا اور اصول میں منصوص ہے کہ جو مباشر فعل ان
ماضی میں نہیں ہوا اور زمان آئندہ میں ہوگا اوپر ہی اطلاق مشتق کا بالاتفاق مجاز ہے حقیقت اور جو مباشر فعل ان
حال میں ہو اوپر اطلاق مشتق عموماً بعض مجاز کہ تو ہیں اور بعض حقیقت اور بعض کہ تو ہیں کا قائل ہو تو اطلاق مجازی ہو ورنہ
حقیقی۔ علاوہ اسکے کہی مباشر فعل پہلا اطلاق مشتق بسبب یہاں منقص کے شرعاً جائز نہیں ہوتا ہے صیغہ اکثر شرع
مقاصد میں لکھا ہے کہ خلف و عید کی ناجائز ہوئی یہ دلیل لانا کہ اگر خلف و عید صحیح ہوتا تو خدا کو خلف کہنا بھی صحیح
ہوتا اور خدا کو خلف کہنا صحیح نہیں ہوتا تو خلف و عید صحیح نہیں ہوتا اعتبار کی قابل نہیں کیونکہ بہت افعال خدا تعالیٰ

ایسی ہیں کہ جبکہ اسم فاعل خدا و تعالیٰ پر اطلاق نہیں کیا جاتا اور سبکِ اہم نقصِ خدا تعالیٰ تکلم فرمایا اور سببِ
 مجاز کے اور خود او کو فرمایا (ملکوتاً ملکوا) اور یہی فرمایا (اللہ کیستہ تہی) لیکن تجویز اور الکر اور تہی وسیلہ اطلاق نہیں
 کیا جاتا۔ انتہی دیکھو اس کی کذب باری تعالیٰ پر گزشتہ ثابت نہیں ہوتا یہ سو غریبی متقلدین کی ہر ایک کتب پیغمبرین متقلدین خدا تعالیٰ
 سے اپنی وعید میں خلاف کرنا ثابت کر رہیں دیکھو علامہ تفتازانی نے شرح عقائد شیعہ کے صفحہ ۴۷ میں جہاں ہر
 ضَرْحَہ أَنَّ اَلْخُلُفَیْنِ الْوَعْدِیْنِ کَوْمَ یَحْیُوْنُ مِنْ اَللّٰہِ تَعَالٰی وَ اَلْمُحَقِّقُوْنَ عَلٰی اَخْلَاصِهِمْ اور بعض اضاف
 کا یہ حاشیہ ہر واقعہ ان اَلْخُلُفَیْنِ جَاہِلِیْنِ عَقْلًا مَطْلَقًا لَکِنَّ غَیْرُ وَاِیْقِیْعٍ فِی الْکِتَابِ وَالسُّنَنِ
 وَالْاِجْمَاعِ یعنی حق یہ ہے کہ اللہ کا خلاف کرنا جائز ہے مطلقاً از روی عقل کے لیکن کتاب و سنت
 اور اجماع میں واقع نہیں ہوا اس سے ثابت ہوا کہ متقلدین بزم خود اللہ کے خلاف کرنے کا اعتقاد
 رکھتے ہیں اور جو امر کتاب و سنت و اجماع سے ثابت نہ ہو اس کو اپنی عقل سے حق اعتقاد کرتے ہیں یہ لوگ
 خود ہی جماعتِ اہل سنت سے خارج ہو کر اور علامہ نے جو اسکے رد میں آیت مَابِدَلُ اَلْقَوْلِ لَدُنَّیْ
 لَہٰی ہوا اور عبد القدوس حنفی نے حاشیہ میں اعتراض کیا ہے کہ یہ آیت کفار کے حق میں ہوا اور عصاۃ
 کے حق میں اللہ سے وعید میں خلاف ہونا جائز ہے پس عقیدہ حنفیہ کا یہ نہ ہم اہل سنت و الجماعت کا جبکہ
 دل چاہے شرح عقائد شیعہ کو دیکھ لے وہ کتب سے اپنی ہی برعکس کیسا نکل یا ثم الزام نہ کر دیتے
 قصور اپنا نکل آیا **دوسرا قول** مولوی محمد حسین خان اپنی کتاب رد تقلید کتاب الخ **اقول** یہ بھی
 افتراء محض ہر رد تقلید کے صفحہ ۱۲ کے عبارت مندرج ہے۔ دوسرے یہ وجہ ہے کہ جب ہم یہ کہیں کہ
 مذہب ایک ہی ہے تو یہ کہنا وحی اور رسالت کو لمبا میٹ کرنا ہے کیونکہ جب مذہب ایک ہوا تو امام کا
 ایک ہونا بھی ضرور ہوا اور اوپر واجب ہوا کہ وہی جو اربعے سب ملوں گا اس لئے کہ دوسرے کی پاس مسئلہ
 یحیٰ ما حرام ہو گیا تو اب ضرور ہوا کہ وہ امام چوک اور بھول اور سر سے بچا ہوا سوا اس کے اگر وہ بھولا چوکا
 تو کو کون کو مسئلہ پوچھنے میں تکی پڑی اور ٹھیک بات معلوم نہیں ہوئی کیونکہ اگر علما کو پاس مسئلہ یحیٰ ما
 حرام ٹھہر چکا اور امام بھولا چوکا تو حق مسئلہ معلوم ہوا تو اس کا رتبہ پیغمبری کے رتبہ سے بھی بڑھ گیا اس لئے
 کہ تمام پیغمبر بڑے گاؤں اور بھول چوک سے نہیں بچے تھے اور یہ امام ایسی چیز ہے کہ اس کو بھول اور بڑے گاؤں

بالکل کچھ نہیں اور یہ بات ہرگز نہیں ہو سکتی ہے۔ انتہی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی سے بھی سہو ہوتا ہے اور یہ
 معترض مجیب نے اوپر چھوٹا بند ہے کہ انبیاء سے بہول چوک کا احکام دینی میں مقرر اس سے معلوم ہوا کہ مقلدین اگر
 پردازی میں نہایت ہی کمال پر حال لکھ انبیاء سے تصور اور خلاصہ اور ہونیکا تمام حنفی خود ہی اعتقاد رکھتے ہیں اور لکھ
 کتب مذہبی میں یہ مسئلہ تصریح موجود ہے خود امام ہمام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر میں لکھتے ہیں وقد کانت منہم
 زکات و خطیبات یعنی انبیاء سے لغزشیں اور خطائیں ہی واقع ہوتے ہیں اور ملا علی قاری نے اسکا شرح میں
 تحت قول فہمنا بالاسیمان لکھا کہ ہذا مستحب علی جی اسرا اختیار لا انبیاء و تجوز و حق عصم فی الخطا لکن بشرط
 ان یشکھوا اور اسطرح حسامی اور نور الانوار اور اسکی شروح وغیرہ میں موجود ہے ہر واقعہ پر یہ لکھی نہیں کہ
 کتب حنفیہ پر رہی ہیں کہ مقلدین حنفیہ انبیاء علیہم السلام خطا ہونیکا اعتقاد رکھتے ہیں اور نیز ایک فتویٰ ہی انبیاء
 خطا واقع ہونیکا انہوں نے اپنی کتب سے مل لکھا ہے جو حسیہ مولوی کریم اللہ صاحب حنفی اور مولوی مسعود صاحب حنفی امام
 فقہوری اور مولوی منصور علی خان صاحب حنفی کے مہرین ہیں پاس مولوی عبد الغفور صاحب دہلی متصل مسجد جامع موجود
 ہے۔ اب منصفین غور فرمائیں کہ یہ مذہب و عقیدہ حنفیوں کا ہے اور جناب معترض اور جن پچاس ساہب
 حنفیوں کے اس فتویٰ پر مہرین ہیں سب کا ذہن مغتری نکلے اور باقرار خود جماعت اہل سنت سے خارج ہوا ہے حضرت
 آپ تو حکماء اہل سنت سے خارج لکھتے ہیں یہ کیا ہوا کہ خود ہی خارج از فرقہ ناجائز اہل سنت ہو گئے کہ اہل گیا عشق
 بتان طرز سخن سے مومن + اب مکتے ہو عبت بات بنائے کیوں ہو یہ تیسرا قول یہ کہ حضرت کی خاتم النبیین ہونے کا
 کرتے ہیں چنانچہ نصر المومنین الخ اقول نصر المومنین کے عبارت سے انکار خاتمیت کا اتہام کرنا صریح انفرادی الف لام حمزہ
 کر ہونے سے مطابق اثر ابن عباس یہ مطلب کہ پیغمبر صلعم اس طبقہ کے خاتم النبیین ہیں نہ اور طبقات زمین کو ادبی مذہب
 حنفیوں کا یہ چنانچہ مولوی عبد الحمی صاحب لکھنوی نے کہ اسوقت میں کل حنفیہ کے مقتدائین اپنی رسالہ واقع الاموال
 اثر عباس میں اسکو مدلل تحریر کیا ہے اور نیز بعض بعض فتویٰ ہی اس کے خیر اکثر حنفیہ کے مہرین ہیں جہی ہوئی کہ
 میں آئی پس یہ عقیدہ ہی حنفیوں کا ہے اگر اس سے انکار خاتمیت سمجھا جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ سارے حنفی رسول اللہ
 کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہیں۔ نو خدا مدد من ہذا المذہب یہ عقیدہ کی خرابی کہہ تو دیکھتے ہی
 غیر کو مجرم بناتے تھے یہ گت اپنی ہی چہارم قولہ حدیث احادیثی سوا حدیث متواتر کے انھرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ

یہ فتویٰ مشی بدیہ المذہب صاحب دہلی کے پاس موجود ہے

۱۱ چنانچہ مولوی محمد قاسم صاحب دہلی ص ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰

القول
باعتبار
الاعتقاد
باعتبار
الاعتقاد

ثبات نہیں ہوتا الخ قول شرع منور اور ہے بین ہر بات بات میں : ابلیس کے سے وصف میں مفسد کو ذات میں
یہ بھی تمہارا کذب میری دلیل حکم کی عبارت مندرج صفحہ ہذا ہے۔ وجہ سوم ایک اعتقاد بر سخرہ نبی علیہ السلام از جملہ عقائد ایمانیہ است
و خبر عدل واحد مفید عقیدہ نبی شود بلکہ موجب عمل در اعمال میگردد و چہ جا کہ خبر بلا سند احاد اناہ عقیدہ و ہر نقل و رسم مردم بلال
در باب صد و این مجرہ کہ اعتقاد بدان واجب است مراست را ہرگز مقبول نخواہد شد در باب اعتقادات چنانکہ در اصول فقہ
مصرح است اعلم ان المقصود في الاعتقاد الاعتقاد فلا يقيد خبر العدل لو احدثوا بقيل فيه لكان الاعتقاد
لا يخلو من الظن بخلاف الاعتقاد فان العمل بما فيه من معتقده الظن لانه ان شئ من الخبر لم يلق لنا عبد الله
اسکا مطلب آتنا ہی ہر کہ خبر واحد کوئی عقیدہ ثابت نہیں ہوتا نہ یہ کہ سواد حدیث متواتر کی ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سخرہ
نہیں ہوتا یہ اعتراض کا افتراء اور بہتان ہر ملکہ یہ بات تو ایسی ہے کہ حنفیہ کی تمام کتاب مول میں لکھی ہوا در مسئلہ میں کا مذہب یہی ہے
کہ خبر واحد مثبت عقیدہ نہیں اور اس سے زیادہ علی الکتاب صحیح نہیں بخلاف عقیدہ متبعین کے بلکہ حنفیہ کے نزدیک خبر واحد
جو خلاف قیاس ہو وہ مردود چنانچہ تحقیق تشریح سامی میں تحت حدیث معرات اور تحت حدیث فقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ السلام بالشارع والیمن کے صاف لکھا ہے کہ یہ حدیث مردود اس کے خلاف قیاس اور اس طرح توضیح تلخیص میں بھی اور مولوی
عبد اللہ نوکی حنفی نے حاشیہ شرح غیب جو دہلی میں سید میر مغھم صاحب کے مطبع میں چھپی ہو لکھا ہے کہ خبر واحد واجب العمل شرعی نہیں
و ارباب العمل منطقی عقلی یہ اس کو ایک صف میں نہایت پورچ و چر عبارت میں تضاد یا مترب کے ان پر زعم میں خوب ثابت کیا ہے اور اس کو
آخر میں لکھا کہ هذا للبيان في ما ذكره من خلاف ما ذهب اليه من تحقيق ايماني وعليه اذ علمنا فقط ترجمہ در یہ بیان تحقیق
کیا جگہ پر میر نے اور ظاہر کیا کہ خبر خالی میر نے اور ساتھ اس کے ثابت ہوا ایمان میر اور اوپر و کہم و یقین میر ان تعوذ باللہ منہما
جس امر کا افتراء متبعین سنت پر کیا ہے وہی بلکہ اس سے بدتر ان مقلدین کا عقیدہ ہر جب مقلدین کو نزدیک خبر واحد خلاف
قیاس کہ مردود ٹھہری اور واجب العمل شرعی نہوی تو ہی کو اہل اسلام میں داخل سمجھنے کی کیا علامت جو شخص حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خلاف قیاس کہ مردود سمجھو اور اس کو واجب العمل نہ جانے اس کو کون مسلمان کہہ سکتا ہے گز ہی بخبر حضرت والا ہوگی
نار پود پیری سب تہ وبال ہوگی + قولہ خبر اہل علم کی امت جس کی سند ہم کو معلوم نہ ہوجت شرعی نہیں الخ باندہی ہے
تم نے زیر فلک جہت پر کمرہ شاید بگڑ گیا ہے کہیں ناٹ نیل کا ہ معیار کی عبارت یہ نہیں آسین ہی کذب افتراء کو نقل کیا
جناب مولانا فضل الدناسب محمد زید حسنین صاحب محدث زید مجرہ اجماع کی بحث شرعی ہونے کے قابل میں معیار اہل حق میں ہو لکھا ہے

کہ اجماع شرعی کیلئے دو امور درمیں پہلا اتفاق سارے مجتہدین معصر کا اس امت سے اوپر امر شرعی کے متحقق ہو اور دوسرا
 یہ کہ سند اس کی قرآن و حدیث سے پائی جاوے کیونکہ سند کا پایا جاننا مستلزم خطا کو ہوگا فقط اور یہی مذہب حنفیہ کا ہے
 تلموح میں ہے اَلْجَمْعُ عَلَى أَنَّهُ لَا يُجْزِئُ إِلَّا جَمَاعُ الْأَمْنِ جَلِيلٌ وَأَمَّا زَلَّ النَّعْنُ السَّنَدُ يَسْتَلْزِمُ الْخَطَا إِذَا حُكِمَ فِي الدِّينِ
 بِالْهَدْيِ لِخَطَا أَهْلِ مَنَاصِلِهِمْ أَوْ سَلَمِ الشُّبُوتِ مِنْ غَيْرِ سَلَمِ بَهَارِ حَفِي نَعْنُ كَلْبَارِ لَا إِجْمَاعَ إِلَّا مَعْنُ مَسْتَدِينَ عَلَى الْخُتَارِ أَوْ بِنِائِمْ
 تحریر میں کہا ہے وَلَا إِجْمَاعَ إِلَّا مَعْنُ مَسْتَدِينَ اور اس کی شرح میں مولوی عبدالحی کہہ دیتی لکھتے ہیں وَأَجْمَعُ يَلْزِمُ أَحَدَ الْأَمْرَيْنِ
 كَوْنُ الْبَاطِلِ حَقًّا أَوْ كَوْنُ الْإِجْمَاعِ خَطَاً لِأَنَّ الْإِجْمَاعَ قَوْلُ كُلِّ رَقُولٍ كُلِّ بَدَلٍ دَلِيلٍ مُخْتَلَفٍ قَوْلُ وَاحِدٍ بَدَلٍ دَلِيلٍ بَاطِلٍ
 انتہی پس یہ سب حنفیہ کے قائل و معتقد ہیں کہ اجماع شرعی بلا دلیل و سند باطل ہے۔ عیار میں انہیں کے کتب کی عبارات
 نقل کر کے ترجمہ لکھ دیا اس میں جناب مدوح کے ذمہ کیا الزام ہے تو یوں گالیان شوق سے غیر کو دی ہے کہ یہ کہہ کر کیا ہوتا
 حضرات متقدمین کو اس شرم نہیں آتی کہ جو اپنے عقیدہ اور مذہب میں ہو اس کی توحید سنت کے لئے صورت الزام بناتے ہیں
 اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جتنے پچاس ساثرہ حنفیوں نے ان اعتراضات کو کہی کر کے لکھا ہے اور اوپر اپنی مہرین کی مہرین یا مذہب سے
 سب ناواقف ہیں اور جب تحریر خود اجماع شرعی کے منکر کتب سے اپنی برکت کیسے لکھا گیا ہم الزام دیکھو تو
 تصور کیا لکل آیا یہ قولہ ششم مجتہد کا قیاس شرع میں معتبر نہیں الخ اقول بوی گل بھی تو نہ لای یک نفس ہم مل ہو ہوا
 صبا دیکھا تھو یہ معیار کے صفحہ ۹۷ میں اس بات کا کہیں نام بھی نہیں یہ عمر ارض تہذرا غرض دیکھو وہی عوام و اور وجہ الی
 ہر خاص و عام واللہ لا یدعی القوم الفاسقین قولہ ہفتم سند رجعت کے قائل ہیں الخ قولہ ہشتم حضرت ابوبکرؓ
 ہراری الخ اقول ای شیم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی ہوتا ہے جو خرابہ اپنا ہی کہہ نہو یہ چہ خوش صاحب اسات خود حنفی ہے
 اور بڑے زور شور سے حنفیت کا دعویٰ کرتا ہے دیکھو بارہویں در اس کے شروع میں لکھتا ہے کہ جو شخص مجاہد گمان کرے کہ
 اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے سو عقیدت ہو تو یہ اس کا ظن فاسد اور اعتقاد کا شک ہے اور ان کا مذہب نہیں چھوڑا وہ ہے
 اور یہ باطل دانہ و نہیں کہ خان علم پر پرورش پائی ہے میں کہہ کر اور نکاح نہیں پچا تو لگا اس کے ہمیر ایسے احسانات ہیں کہ
 ہو کو قدرت ادبی و فانی نہیں اور جو شخص لوگوں کا احسان نہیں مانتا وہ خدا تعالیٰ کا احسان بھی نہ مانگا اور یہ صفحہ ۳۶
 لکھتا ہے کہ میری زندگی میں گزرنے اور کیا قبیل قنوت و تر معمول ہے ہر گز کہ میں نے اس میں کوئی حدیث مرفوعہ یا موقوفہ نہیں پائی
 اور نہ اس کو تارک پر کہہ دیتی لیکن بکھلام امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور انکی اتباع سے حسن ظن ہر اس لڑکے کو کہ پر عمل کرتے ہوں

پانی بند کا بری رائی مبتلا کی ہے پس اگر غالب ہو اوس کے گمان میں نہ پہنچنا تجاست کا دوسری طرف جائز ہے والا نہیں یہ
ظاہر روایت ہے اور اسی طرف رجوع کی ہے امام محمد نے اور بھی صحیح ہے جیسا کہ غایہ وغیرہ میں ہے اور امام محمد رحمہ اللہ کے
نزدیک تو پیشاب جانوران ماکول اللحم کا بھی پاک ہے جیسا کہ درختار کے صفحہ ۳۸ میں ہے و طہرۃ محمد اور بدایہ مطبوعہ مطبع
مسد حنفی میں بصفر ۲۶ لکھا ہے ان بول ماکولہ علی غلظہ طاهر عندہ اور حاشیہ ہدایہ میں اسی صفحہ پر نہایت سے نقل کیا ہے
قوله طاهر عندہ یعنی ثلثی ثلثی فی الماء القلیل لا یوجب نجاستہ و یجوز التوضیء بہ الا ان ینزل الی البول غلبا فحرام
یجوز توضیء بہ لکی لکن وقع فیہ ملین غلب علی الماء ترجمہ یہاں تک کہ اگر واقع ہو دے پیشاب تہوڑے پانی میں تو وہ
پانی ناپاک نہیں ہوتا اور وضو جائز ہے اوس پانی سے ہاں اگر پیشاب غالب ہو جائے پانی پر جیسا کہ دودہ غالب ہو جائے
اور اس سے وضو درست نہیں اور درختار میں بصفر ۳۸ پر بند جانوران شکاری کے ٹیٹھ کو پاک لکھا ہے تو موافق زعم مفسرین
کے متقدیرین کو پیشاب پینا اور اس سے وضو غسل کرنا اور گوہ کہنا درست ہوگا اور نیز حنفیہ تو معاذ اللہ پیشاب اور خون
سے کہنا قرآن شریف کا جائز رکھتے ہیں اور چترہ مردہ پر بھی جائز لکھا ہے جیسا کہ فتاویٰ قاضی خان و فتاویٰ سراجیہ و
فتاویٰ عالمگیری سے آشکارا ہے دیکھو صفحہ ۲۶۴ فتاویٰ قاضی خان مطبوعہ نو لکھنؤ اور فتاویٰ سراجیہ کا صفحہ ۱۳ جلد
سوم جو فتاویٰ قاضی خان کے حاشیہ پر ہے اور عالمگیری صفحہ ۳۴ مطبوعہ دہلی کو پس یہ مفسر ہی اہل حق پر اس قسم کو افترا
پردازی کر کے اپنے مذہب کے قلعی کھولتے ہیں اور تمہیں سنت پر ناسحق الزام لگاتے ہیں اور بے فائدہ حوالہ میں اشتعال
طبع پیدا کرتے ہیں حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلی نے جو بہر در راہبہ پر شبہ نہالی ہوا سپر بخت
لکھنؤ ہر کی ہے اس سے اوپر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا چنانچہ وہ عبادت حرف بحرف ہم نقل کرتے ہیں وہ ہونے والا
اصحاب خبرت دار باب بصیرت پر غنی و محجب رس ہے کہ رسالہ طریقہ محمدیہ ترجمہ در راہبہ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان
سنت سیدہ کو کافی و کافی ہے اگرچہ قوت و ضعف سے کوئی کتاب فقہ کی خالی نہیں ہوتی تاہم بعض کتاب پر باعتبار صحیح
ہونے اکثر سائل کے ترجمہ کرتی ہے پس اس طرح یہ رسالہ بھی واسطہ طالب صادق کو باعتبار صحیح ہونے اکثر اور بیشتر سائل
کے لائق عمل اور اعتماد ہے پس چاہئے کہ طالب اسکے کسی عالم محقق غیر متعصب غیب سے سمجھے اور بے دہر تک اس پر
عمل کرے اور قوت اخذ اسکا اور مدلل ہونا اسکے ہر ایک مسئلہ کا بالتقریر اسکے شرح دراری مفید جو اسکے مصنف
ہی سے ہے اور میں رکوش دہوید اپنے چپکے لیکو کچھ خلیجان اسکے کسی مسئلہ پر پیدا ہو تو چاہئے کہ وہ رجوع

کری اسکی شرح مذکور کی طرف کہ تارفع خلیجی ان ہو کہ اطمینان اوسکو برحسب حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ انہی اس سولوی حیات
مردم کو کہ اس فرمانے سے کہ اکثر و بیشتر مسائل اسکے لایق عمل اعتماد میں یہ بات ثابت ہوگی کہ جو بعض مسائل اسکو مردوح ہو تو وہ لائق
عمل اعتماد نہیں ہیں اور نیز ایک فتویٰ مولانا صاحب مردوح کا مطبوعہ مطبع خفی دہلی جو انیسٹان شہان ۱۹۹۸ء ہجری میں شہر
ہو چکا ہے ہم کچھ نقل کرتے ہیں جس سے مسلک متبعین سنت ہوید اور انکار اسے فاعتبروا یا اولی الابصار *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حامداً ومصلیاً

گیا فرمانے ہیں علما و دین شرع متبعین اس مسئلہ میں سوال اول مال تجارت پر زکوٰۃ کا دینا درست ہی یا نہیں سوال
دوم سود کا کھانا کسی حالت میں درست ہے یا نہیں سوال سوم چربی خنزیر کی اگر کسی شی میں لجاؤ تو وہ شی کھانی درست ہے
یا نہیں سوال چہارم اگر ایک لوتہ پانی میں ایک بوند پیشاب کی پڑ جاوے تو وہ پانی پاک ہے یا ناپاک ہے سوال خبسم
اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کو اس طرح پرکھے کہ میں تجھ کو تین طلاق دے چکا اور دیدی اور یہی کلام اوس عورت سے اور جس شخص نے
اوس سے دریافت یعنی مرد سے دریافت کیا تو اوس مرد نے یہی بیان کیا کہ میں اوس عورت کو تین طلاق منخلط دے چکا ہوں اور
بیس روز تک جس شخص نے دریافت کیا ہے کلام کہتا رہا اب وہ عورت اوس مرد پر بغیر حلالا درست ہے یا بعد حلالا کے فقط
جواب سوال اول کا یہ ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ دینی عند الجہور فرض ہے اور یہی صحیح بات ہے جواب سوال دوم کا
یہ ہے کہ سود کی حرمت قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت ہے کسی حالت میں لیکن دین اوسکا جائز نہیں لہذا فی کتب العتدۃ
جواب سوال سوم کا یہ ہے کہ سور کی چربی کسی شی میں لجاوے تو اوس شی کا کھانا سبکے نزدیک حرام ہے اور حرمت سور کی
نص قطعی قرآن سے ثابت ہے۔ اور حرمت اسکی احادیث سے ہی ثابت ہے اور منکر اسکا کافر ہے لہذا فی سائر الکتاب معتبرہ +
جواب سوال چہارم کا یہ ہے کہ اگر ایک لوتہ پانی میں ایک بوند پیشاب کی پڑ جاوے تو وہ پانی بلا ریب ناپاک ہوا اور اسکے
ناپاکی میں کچھ شک نہیں کیا لایعنی علی ماہر بالکتب الشریعہ جواب سوال خبسم کا یہ ہے کہ تین طلاق ایک جلسہ یا ایک
طرہ میں دفعۃً یا جہدۃً کسی نے اپنی زوجہ کو دیں تو اس تین طلاق بدعی کہ وقوع اور عدم وقوع میں اختلاف ہے اور یہ مسئلہ
مختلف فیہ ہر مذہب کے رو سے تو بلا شک یہ تینوں طلاق بدعی واقع ہو جاوے گی مگر دینی والا لگتا ہے کہ ہر گاہ جیسا کہ
ہدایہ غیرہ میں مذکور ہے اور نزدیک اکثر علما اہل سنت کے بموجب حدیث ابن عباس جو صحیح مسلم میں مذکور ہے تینوں ایک طلاق

فرقت عورت کی پاک ہے جیسا کہ در مختار کے صفحہ ۳۴ میں ہے اما عند ذی طاحرة کما شرط طوبات البدن . تو
 موافق زعم مقلدین حنفیہ کو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ اب مقلدین کو اسکا چاٹ لینا درست ہے انفس کی یہ نماز ان آیتاں ہیں جن سے
 کہ طہارت اور شہیہ اور خلعت اور شہیہ ہر شخص اپنا عیب چھپاتا ہے اور ان مقلدین کو اپنا عیب پوشا کر ہر مقصود ہے ۔
 معہ ہر برین نقل و دانش باید گریست + قولہ سوم وضو میں بجا کو یا نون دہونے کے معنی ہے الخ **اقول**
 بعد از بحثان عظیم یہ مذہب ہم اہل سنت و جماعت کا ہرگز نہیں ہم یا نون دہونا فرض جانتے ہیں اور اسکے منکر کو ضال و
 مضل اور فتاویٰ ابراہیمیہ کو ہم نہیں جانتے وہ کسا فتاویٰ ستار کس مذہب کے موافق لکھا ہے ان فتاویٰ ابراہیم شاہ
 ازبک کتاب مذہب حنفی کی یادگار یہ مسئلہ ہو تو تم جانو اور تمہاری بھائی بندا اور ظاہر تو یہ ہی تمہاری ایک غلطیہ و ازبک
 سے فقہ پر داری تمہاری شان ہو جو تمہاری بات ہے بہتان ہے + **قولہ** ہارم پیشاب کر بعد استنجاء پانی وغیرہ
 بدعت ہے **اقول** یہ مذہب ہمارا نہیں ہے اور نہ اعتقاد السنہ ہمارا مذہب کی کتاب ہے جیسا کہ جواب عقائد لکھ چکے ہیں
 نہایت الفت اغیار سے بجا ہر کیجے باور نہ رقیبون کی بنائی ہوئی بات + **قولہ** نجم کو کوئی اپنی بی بی سے جماع
 کرے اور انزال نہ ہو تو اسکی نماز بغیر غسل کو درست ہے **اقول** یہ صریح بہتان ہے **قوله** الله على الكاذبين ان
 کہ اتے چاس سنا ہے حنفیہ کو جسکی ہرین ان اعتراضات پر ہمیں ایسا جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہ آئی مصنف ہدایۃ القلوب القاسیہ کے
 یہ عبارت ہے + یہ بھی ہم لوگوں پر افتراء ہے ہمارے نزدیک تو غیبت متشفع سے غسل واجب ہو جاتا ہے + یہ ہم لکھ کر بعد میں
 انام داؤد ظاہری رحمہ اللہ اس ایک جماعت کا یہ مذہب بیان کیا ہے نہ معلوم مترضیہ کہاں سے بھا کر خوف ہدایۃ القلوب القاسیہ
 اور سب ضعیفیت کا یہی مذہب ہے البتہ یہ عقیدہ و مذہب حنفیہ کا تو ضرور ہے کہ عورت مردہ اور صغیرہ اور بیمہ کے ساتھ
 ولی کرنے سے بغیر انزال کے غسل نہیں آتا اور وضو ہی نہیں ٹوٹا کافی الدر المختار ج ۱ صفحہ ۱۹۵ عند طحی حیمہ
 اوسیت او صغیرہ غیر مشترکہ ہا کہ تصبیہ مفضاۃ بالوطی دان غایت الخشفۃ ولا یتقی الا علی غلامیہ الا غسل الذکر
 قسمستانی اشہی پس یعلن مقلدین ہی کا ہے نہ ہم تعین سنت کا اپنی صاحب مہر کندگان حسب قرار خود اپنی اکیواہل
 سنت سے خارج نہیں اور گریبان میں منہ ڈال کر شرمائیں + جھوٹ بد باتوں سے باز آؤ خدا کے واسطے +
 چپ رہو بس منہ نہ کہلو اور خدا کے واسطے + **قولہ** ششم ترہ رکعت سے زیادہ نوافل پڑھنا اور تہائی رات سے زیادہ
 عبادت میں جاگن بدعت مذمومہ ہے چنانچہ کتاب سیار النقی مصنف مولوی نذیر حسین صاحب کے صفحہ ۲۲ میں مذکور ہے

۱۱۲
 ترجمہ بیان نزدیک امام صاحب کا کہ ہر شخص تمام طریقوں میں کمال

خلاصہ یہ کہ اکثر شب یا ناکٹ سے زائد عبادت کرنا جیسا کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام اور اولیاء عظام مثل حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی وغیرہ سے ثابت ہے ان کے نزدیک گناہ ہے **اقول** کہ یہی روضہ نہایت پیشانی پر ارغ وہ ماہ ایک طرف اک طرف ہزار پر ارغ و نود باشد من ذلک جناب ممدوح مدظلہ نے تیرہ رکعت سے زیادہ نوافل پڑھے یا تہائی رات سے زیادہ عبادت میں جاگنا بدعت مذمومہ کہیں نہیں لکھا یہ سب تمہاری آخر پر داری اور دہو کہ بازی ہے صاحب موصوف توصیفہ ۲۲ میں اوس بات کا جواب دیتے ہیں کہ جو لوگ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف میں ایسی باتیں کہتے ہیں جو نقلاً ممنوع ہیں اور عقلاً غیر ممکن جیسا کہ ایک ہزار رکعت ہر شب میں پڑھنا اور دن میں تین قرآن مجید ختم کرنے اور ایک وضو سے نماز عشا و صبح تیس یا چالیس برس تک پڑھنی حضرت امام بہام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اسکو باعث مدح سمجھتے ہیں اور معیار اٹھائی کوئی کتاب کم یا ب نہیں ہے ناظرین کو چاہئے کہ ملاحظہ کتاب مذکور فرماویں اور وقت اور زیادہ تران سفر تین کا کذب بہتان آشکارا ہو جائیگا اور کثرت عبادت بعض صالحین امت اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معارضہ نہیں کر سکتی ہے کہ ہسم یا مویا یا تابع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چنانچہ حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز بعد بیان کر کے کثرت عبادت بعض صالحین اپنی کتاب غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۵۷ میں فرماتے ہیں ولا تنظر الى احوال الصالحين وانما الامم بل الى مآردي عن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم والاعتماد علیہ حتی یصل العبد فی حالۃ التفرّد بماعنی غیوۃ ترجمہ یعنی نزدیکیا جاوے طرف حالات و افعال صالحین کے بلکہ دیکھا جاوے طرف اوس چیز کے جو روایت کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اوپر اعتماد ہے یہاں تک کہ اہل ہود و یسوع ایسی حالت کے کہ جدا ہو و سہ سادہ اوسکو غیر اپنی سے کیا خوب کہا ہے کسی نے نہ نہی صد دست ریحان پیش بلبل و نخواستہ خاطرش جز نگہت گل و پیر اس سے آگے چند حدیثیں صفت عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نقل کر کے فرماتے ہیں لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یقم لیلة قط حتی یصل بل کان یام فیہا ولم ینم لیلة حتی یصبح بل کان یقوم فیہا علی ما بینا لا ترجمہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قیام کیا تمام شب کہی یہاں تک کہ صبح کی ہو بلکہ تیرے سوئے رات میں اور نہ سوئے رات پر یہاں تک کہ صبح کی ہو بلکہ قیام فرماتے تھے اوپر اوس طریقہ کے کہ بیان کیا ہے اوسکو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرہ رکعت کا پڑھنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی اللیل

ثلث عشر رکعت رواہ الترمذی قال هذا حدیث حسن صحیح والشمس ما روٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ النلیل
 ثلث عشر رکعت مم الوتر ترجمہ کہاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے رات میں تیرہ رکعت روایت کیا اور کون روایت
 اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اوشی کا ذکر روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز شب میں تیرہ رکعت ہیں
 مع ووتر کے اور صحیحین میں روایت ہے عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ سأل عائشۃ کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان قالت ما کان یزید فی رمضان ولا غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ الخ ترجمہ روایت
 ابی سلمۃ بن عبد الرحمن سے تحقیق سؤل کیا اوس سے حضرت عائشہ رضی سے کیونکر تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ رمضان کے
 کہا نہیں تو بڑھاتے رمضان میں اور نہ غیر اوس کے میں کیا رہ رکعت الخ پس ای معتز ضنین مفتیین رسول مقبول
 صلی اللہ وسلم و حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ کا تمام شب جاگنا کہان سے ثابت کرتے ہو کیا اول کا فعل موافق قول کے
 نہ تھا ہرگز نہیں **۵** نہی باشد مخالف قول فعل راستان باہم کہ گفتار قلم باشد ز رفتار قلم پیدا **۶** قول ہفتم مال
 تجارت میں الخ **اقول** یہ اول مجہ پر ٹیکے خواہی نہیں پہلے جا بگفتگو ایہی نہیں پہ مال تجارت میں بیشک نزدیک
 ایک جماعت اہل سنت کے زکوٰۃ نہیں ہے مگر یہ مذہب خلاف ہے اور ہم مال تجارت میں زکوٰۃ دینی ہی کے قائل ہیں
 جیسا کہ مفتی حضرت شیخ الاسلام مندرجہ بالا سے ہویدا ہے لیکن حنفیہ خلاف اکثر صحابہ و مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین
 اوس کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں جانتے حالانکہ جامع الترمذی کے صفحہ ۱۱۳ مطبوعہ احمدی میں لکھا ہے فرمای غیر
 واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مال الیتیم زکوٰۃ منہم عمر و علی وعائشہ وابن عمر یہ یعقول
 مالک والشافعی واحد واسنحی ترجمہ پس دیکھو بہت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دین مال یتیم میں زکوٰۃ دینے
 ہیں حضرت عمر رضی و حضرت علی رضی و حضرت عائشہ رضی و ابن عمر اور یہی مذہب ہوا امام مالک و امام شافعی اور امام احمد اور صحیحین
 رحمہم اللہ کا قول ہفتم خال سو تیلی الخ **اقول** یہ دلاورست دوسرے کہ بکف چراغ دارد و باوجودیکہ ایک مولوی القادر
 و جناب سید محمد نذیر حسین حقاً بفضلہ تعالیٰ زندہ و موجود ہیں اوپر ایسی دلیلی کر کے الزام لگاتا نہیں مقلدین کا کام ہے
 کوئی فتویٰ اس مضمون کا مولوی عبد القادر صاحب کا نہیں ہے اور نہ مولانا صاحبانے اس پر مہر ثبت کی اور نہ کسی تبعین سنت کا
 یہ مذہب ہے البتہ مولوی محمد قاسم صاحب جو کہ مقلدین برعم خود امام وقت سمجھتے ہیں رسالہ الدلائل کا طرہ دفعہ تاسع صفحہ ۲۲ میں
 جو مشہور محمود حسن دیوبندی کو نام سے کیا تھا یوں لکھتے ہیں۔ اور چونکہ یہی افعال اختیار یہ واقع ہوا کرتی ہو نکاح کا

خبر است سے منع ہو سکتا ممکن انوقتوں میں گوارہ نہ پیر ہی کسی صوفی کے لئے اور کسی مرض کی دوا ہوگی ملاوہ ہیں نکاح کے
 علت فاعل موجود صحت قابل موجود زانی ملک پیر نکاح ہو سکتے کہ کیا میں ان پیر اسکو بالانقصیل عبارت طین بیان کر کے
 صفحہ ۲۴ میں خلاصہ بیان کر چکا ہے اب عرض خدمت مبارک میں یہ ہے کہ ہم نے تو بدلائل نقل و نقل خمرات
 کا نکاح ہوا اور اس وجہ سے اسکا از قسم زنا ہونا ثابت کر دیا ان اس سے صاف ظاہر ہے کہ مقلدین حنفیہ کے نزدیک
 تو معاذ اللہ خمرات ابدی سے نکاح کرنا درست ہے وہ کیا بے حیائی ہے کہ جن کو کاتبین سنت پر اتہام لگائیں
 اوس سے بدتر اپنی کتب میں موجود ہے یہ عقل و دانش بایں گریست ہے ہر حال اگر تم بچے ہو اور وہ مولوی
 محمد شاہ کے پاس موجود ہے تو کس کے لئے کہہ چوڑا ہے اس سے پہلے بھی مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب
 سلمہ اللہ تعالیٰ پر تمہیں مقلدین نے پہوپی سے نکاح کرنے کا افتراء باندھا تھا جب تم سے مطالبہ دے گا
 ہوا تو آج تک کچھ ثبوت نہ دے سکے ایسی ہی اس فتوے کو سمجھنا چاہئے اور اگر بچے ہو تو تصحیح نقل
 فتوے کرو مگر تمہارا تو مطلب ہی بقول شخص یہ ہے شعر

جھوٹ ہوا غلط ہو بہتان ہو : مطلب اپنا تو صرف شہرت ہے

قولہ نہم

ایک طلاق سے زائد دو طلاق یا تین ان اقوال جو مذہب شیعہ صحیح اس میں ہر وہ شیخ الاسلام کے فتوے
 سندرجہ بالا سے ظاہر ہے اور وہ ہی عالمین سنت کا مذہب ہے اس میں تمہارا افتراء کیا چلاؤ ان اللہ لا یشھد
 لیکن انکار نہیں ہے

قولہ دہم

مرد پر سونے کا زیور سدا ہے نہ اور چیز کا ان اقوال کی بنا دھڑ بہت سی باتوں میں پرکھیں
 چہیتی ہے بنائی بات مردوں کے زیور سے مراد اس قدر ہے کہ وہ آرایش ہتھیار
 وزین درکاب وغیرہ کے استعمال میں لائیں نہ کہ پازیر یا بالیان و لنگن بلکہ پنبین یہ خوش فہمی ستر قیاس

خلاصہ
 نقل کان لکھنؤ میں مولانا سید محمد حسین

جلال علی مالک برہنہ دیوبند و ظاہر وغیرہ ۱۳۰۵

کہ خلاف واقع اعتراض کرتا ہے جبکہ حدیث شریف میں ترک مشابہت کا مرد و نکوہر تو مکے ساتھ اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ حکم دار دے تو پہر اس صورت میں یہ بالیان گنگن پہنے کا کیا طریق ہاں اگر کوئی فتور جواز کی مذہب حنفی میں ہو تو امر دیگر ہے لیکن تبیین حدیث اس قسم کے زیور کے استعمال کو حرام سمجھتے ہیں یہ دلیلی ضعیفوں کا کام ہے + پہننے پاز بہین کو نیک انجام ہے قولہ یاز دم لیک مسئلہ اول کا یہ ہے کہ پیر جو شام میں سور کے پیرامیہ سے بنایا

جانا اور کا مشہور تھا الخ **قول** یہ مسئلہ ہی تبیین سنت کا ہرگز نہیں اور نہ اس مسئلہ پر حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی ہر ہر مکرعہ محرموشیا پر پوری نے لکھا ہے اور اوس کی اوس پر ہر ہر اور سال انہما الخ کی یہ کیفیت ہے کہ وہ چند فتوے مختلفہ کا مجموعہ ہے اور اوس کو خان احمد شاہ صاحب قلم مقام اکثر اسٹنٹ کسٹمر ہاؤس ہوشیار پور نے مطبع آملیق ہند لاہور ۱۸۷۵ء میں چھپوایا ہے اوس میں ایک فتویٰ جناب سید محمد نذیر حسین صاحب زید مجرم کا بھی درج ہے اوس میں سور کی چربی کا ذکر تک ہی نہیں ہے جیسا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اشتہار اور کا آخر مفتاح لاسرار التراویح جو ۱۲۹۶ ہجری میں چھپی ہے دے پیکر ہیں یہ معترض کی نہایت بیدینی و تعصب اور عوام الناس کو دھوکہ دہی ہے جو ایسے ناپاک مضمون کو ایسے مقدس لوگوں کے طرف نسبت کرتا ہے ہم کر و واسطے انہما مخالف دہی معترض کے نقل فتوے مذکور سال انہما الخ سے محضہ تحریر کرے میں وہ ہوندا۔

سوال نصاریٰ کے کنوؤں اور ظروف کا پانی جو جملہ نجاسات نجسات علی اختلاف المذہب سے مبرا ہوں لوگوں کو استعمال میں لانا جو اپنے دین سے واقف ہیں اور خوف و فرار احتیاط و دماہنت سے مامون ہیں اور اوس کے

اس استعمال آب سے اوکی زیادتی و سستی دین کا اندیشہ نہ ہو جائز ہے یا نہیں بیوا تو جردا **سوال** دوم طعام النصاراء جو علمہ حرمت و نجاسات معترکہ کل مذاہب اسلامیہ محفوظ و خالی ہو ایسے لوگوں کو کہا لینا جس کے تشوہ سوال اول میں گزر چکی ہے جائز ہے یا نہیں بیوا تو جردا **جواب** جائز ہے بلیل حدیث میجر بخاری کے کہ آنحضرت نے ایک عورت مشرک کی کپہال سے لوگوں کو پانی پلایا اور وضو غسل کرایا اور حدیث بخاری اور حدیث زرین کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت نصرانیہ کے ٹہلیہ سے وضو کیا اور حدیث ترمذی کہ آنحضرت سے قبضہ نے سوال کیا حکم طعام نصاریٰ سے تو آپ نے اجازت دی اور فرمایا لا یخجن فی مسدک طعام نصاریٰ فیہ النصاریۃ اور غاثۃ اللہقان میں بھی آثار منقول ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ نے

اہل کتاب کا کہنا کہ کیا اور جو احادیث اور آثار اسکے معارض منقول ہیں وہ معمول ہیں منجہ نجات پر یا جہلا اشیاء
پر جسٹس خوف سستی دین و تجاوز حدود سے اور نہ اور نہ سوال ہے اور نہ اس کے حق میں جواب ہے
واللہ اعلم

مہر جناب مولوی مہر جناب مولوی مہر جناب مولوی مہر جناب مولوی مہر جناب مولوی

محمد عبد الحکیم	شیر علی حسین	محمد نذیر حسین	حسین حسین	ابو سعید حسین	محمد عبد الحکیم
-----------------	--------------	----------------	-----------	---------------	-----------------

پس اہل نعمان خود ہی غور فرمائیں کہ اس میں معتض نے کس قدر خللات واقع تحریر کیا ہے اور کس قدر طوفان
باندھا ہے اس فتوے میں سور کا نام ہی نہیں اپنی برائی ہمارے ذمہ لگاتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک سور طہا ہر
اعین ہے طحاوی حاشیہ در المختار کے باب لیاہ کے اخیر میں لکھا ہے دسوی عن الامام طہا سہ لآ
عینہ کن انی لکتاب الصید من ہذا الکتاب انتہی اور در مختار کے کتاب صید میں یوں لکھا کہ مختار
لیس نجس العین عند الی حنیفۃ رحم علی ما فی التجرید وغیرہ شرح مجتہبی منتر بخیر العین نہیں نزدیک
ابو صیفی رحمۃ اللہ علیہ کے اور نیز سور کا چہرہ بھی حنفیہ کے نزدیک دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ
سنیۃ المصلیٰ میں اسکو امام یوسف رحم سے نقل کیا ہے اور در مختار کے کتاب المحرر والاباحۃ میں لکھا کہ اگر
بکری کے بچے کو سورنی کا دودھ پلا کر پالا جاوے تو وہ حلال ہے اس عبارت سے معلوم ہوا کہ سورنی کا دودھ
پاک ہے اور اسکا دودھ پلانا درست ہے پس یہ اعتراض بھی تمہیں پڑنا نہ پڑتا ہے جو غلط گرت سبتہ بودی
درہن + دریدہ بدیدے جو کل پیرن + تم + (ربنا امنابما انزلت واتبعنا

الرسول فاکتبتنا مع الشاہدین ۵

اور عہد نامہ کے نسبت جو بات عجیب نے بیان کی وہ سراسر لغو ہے کیونکہ یہ تو ہم ہی کہتے ہیں کہ وہ فتوے
کے طور پر نہیں لکھا گیا لیکن معاہدہ ہے اور مفہوم فتوے اوس سے حاصل ہے اور وہ باسٹر قضا
طریقین بحضور صاحب کشتہ ہمارے درملی ہوا ہے جسکا نقض سراسر بیدینی اور خلاف قانون حکام وقت

ہے اگر موافق اوس معاہدہ کے موصدان دہلی استغاثہ کریں تو ابھی ناقضین عہد مثل مولوی محمد شاہ صاحب
 و عبدالحق صاحب و قاری یوسف صاحب و مولوی محمد یعقوب ابن مولوی کریم اللہ صاحب و عبدالرشید نواس
 حاجی قاسم صاحب وغیرہم دار و گیر سرکار میں اگر آپ اس بد عہدی میں سزا یاب ہو سکتے ہیں لیکن
 موصدین کا یہ شعار نہیں کہ ایسے امور میں اپنے طرف سے سبقت کریں مواخذہ الہی کے سپرد کیا
 کیونکہ یہ عہد شکنوں کے لئے حدیث شریف لکلی غامدی لواء عند استیلاوم القیمۃ حکم ناطق ہے اور طرف
 ثانی سے یہی لوگ آج کل دہلی میں بدعوی مولویت مشہور ہیں اور انھیں کی مہرین معاہدہ پر
 ثبت ہیں اور مؤلف جامع الشواہد نے انہیں کے مہرین اپنے فتوے پر ثبت کرا کے سرخروی حاصل
 کی ہے اب مؤلف مذکور اور اس کے مصدقین انکو خواہ عالم جائیں خواہ جاہل مقلدین خفیہ کے یہی
 لوگ مقتدا ہیں کہ جنگی مہرین معاہدہ پر موجود ہیں سوائے انکے اور کون مولوی دہلی میں باقی ہے
 کہ جب کے مہر اوس پر نہیں ہاں یہ کہنا مؤلف کا کہ اکثر مہرین اوس میں مولوی ندیر حسین صاحب مدظلہ
 کے طلبہ کی ہیں راستہ و مجاہدے اس لئے کہ علماء موجودین دہلی اکثر صاحب مدوح کے شاگرد ہیں اور
 کیونکہ نہ ہو کہ اس زمانہ میں سوائے ایک دو شخص کے سب عالم دہلی وغیرہ انہیں کے تلمیذ یافتہ ہیں
 چنانچہ مولوی عبدالرب صاحب و مولوی محمد شاہ صاحب و مولوی عبدالحق صاحب و مولوی
 رحیم بخش صاحب مسعود و قاری یوسف صاحب و مولوی عبداللہ صاحب ٹوٹکی و مولوی عبداللہ صاحب
 وغیرہم سب جناب میا نصاحب کے شاگرد ہیں اور ہم یہ بات پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ ہم کسی کو اہل قبلہ و کافر
 اور مرتد نہیں کہتے اور اب بھی یہی لکھتے ہیں یہ کام تو تمہیں متعصبین کا ہے کہ جسکو چاہو کافر و مرتد لکھو
 خود ہی کافر و مرتد بننے ہو اور بفضلہ تعالیٰ ہماری زبان سے ہر وقت حق ہی نکلتا ہے بخلاف تمہارے کہ
 سوائے اس کلمہ کے جو معاہدہ میں تم نے لکھا ہے کہی کلمہ حق نہ نکلا ہوگا۔ پس جو شخص ان افعال کو کرے
 اس کے پیچھے غماز بلاشبہ جائز ہے اور صاحبین کسی فریق کا کوئی فریقین سے مانع و مزاحم نہ ہو جیسا کہ طریقہ
 سلف کا تھا الخ یہ غالت ایک سہرا انکو ہون پر شمع

اند کے غفلت تو گنہگار ہیں ترسیدم کہ دل آزرہ شوی ورنہ سخن بسیار است

خاتمہ

کفر است و طریقہ مائیکہ و اشتن

آئین ماست سینہ چو ایندہ دشتن

ناظرین خرداگین ان اوراق پر پوشیدہ نہ ہے کہ ہرگز یہ مقصود ہے کہ خوار ہی
 نحو اہی مثل مقلدین متعصبین کے کسی کے مذہب و طریقہ میں عیب نکالیں یا کسی امام و مجتہد کے کلام میں نکتہ
 چینی کر کے اوسپر الزام لگائیں کیونکہ وہ بزرگان دین رحمہم اللہ تو یہ کلام بلاغت نظام اتوقی بخبر الرسول و
 خبر الصحابہ و زکا اپنی برست و برزائی ثابت کر گئے ہیں اب ان مسائل کو اونکے ذمہ لگانا اور اونکے تاویلات و بیانات
 کرنی خالی از غایت نہیں بلکہ مقصد اصلی ہمارا یہ ہے کہ معتز ضعیف مغرین جو بہتان ہمہ لگائے ہیں اوس سے اپنی برست
 و برزائی ظاہر کریں تاریخ شکوک اودام عوام بخوبی تمام ہو جائے اور کوئی شخص کسیر حکاشک و شبہ نہ لائے لہذا
 کہ کذب کا زب جو ابہائے مذکورہ سے مثل صبح صادق ظاہر و ماہر ہو گیا اور اوس کے فصیحین میں یہ بات بھی ثابت ہو گئی
 کہ جو اتہامات مجاہدین نے ہمارے نسبت بیان کئے وہ ہی بلکہ اوس سے بڑھ کر اونکے عقائد و اعمال پر از قضا
 و احتمال او نہیں کے کتب مسلمہ سے اظہر من الشمس ہیں اور حدیث ان اللہ اختار فی عبارت شاہ صاحب
 مرقوم صفحہ ۴۴ جامع الشواہد انہیں کے جانب حامد ہوتی ہے اور جواب سوال دوم و سوم کے یہی مورد ہوتے ہیں کیا
 معتزین یہ سمجھتے تھے کہ ہم حوالہ صغیر دیکر عوام کو اپنی جال میں پھنسائیں گے اور کتب مطبوعہ دیرینہ کا نام لکھ کر جھوٹ
 جائیں گے اتنا نہ خیال کیا کہ کتب مطبوعہ کچھ مایاب ہوئی ہیں اور کوئی شخص کسی امر میں بلا دلیل و سند صرف حوالہ پر کیا کرتا
 ہوا ہے کہ جب خداوند کار ساز چاہتا ہے کہ کسی کو دلیل و خوار کو تو اول اوسکی عقل خط ہو جاتی ہے چون خدا خواہ
 کہ پر وہ کس درود میلش اندر لٹے یا کان بروہ یا عاقبت اندیش اتنا نہ سمجھو کہ لکھ فرعون موسیٰ و کل جعل عیسے
 اللہ عزوجل کا ملک کبھی عالمان و عاملان خالی نہیں رہتا جیسا کہ حدیث شریف لا یدخل طائفۃ من امتی اخر میں وارد ہوا اور کتب طحا
 اس طائفہ صحابہ حدیث ہیں اب ہم کہیں کہ یہ متعصبین اپنی ان عقائد و اعمال کو انہیں کے کتب مسلمہ سے جھکو وہ اپنا دین و ایمان مثل
 حدیث و قرآن سمجھتی ہیں ثابت میں کیا جواب دیو ہیں شیش کل میں رہنا اور سنگباری پر مبارکت کرنی ایسی ہی ناداروں کا کام
 رہنا کہ ترغظ قلب بنا بعد از ہذا و صوب لنا من لذلک رحمۃ اللہ انت الی صواب ۵

صیانت المؤمنین عن طلب البتہ عین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت کے ارباب دیانت و تقویٰ پر متکشف و ہویا ہو کر دنیا ایک فتویٰ چور و قہر مطبوعہ
 مطبع خیف احمدی واقع شہر لکھنؤ مجسہ پر تقلیدین سے بعض غانون کی نقلی ہرین شبتہ بن نظر سے گذرا اور
 ملاحظہ سے یہ امر بخوبی واضح ہو گیا کہ اس زمانہ کی تقلیدین حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نام
 پر بگڑے لگانے والی ہیں پر ہر گارجی و دیانت داری سے کچھ اونہیں سرکار نہیں مکاری و کذب
 شکاری انکا اصلی شعار ہے فتنہ بازی و افترا پر داری گویا انکا خمیر نہ انکو خوف خدا نہ خوف رسول
 نہ مذہب کے بڑی سچ کو ہر دم ہر دور نہ امام پر حرف آنے سے کچھ حیا یہ حیا مندا ہے ننگ خلق پیدا ہو کر اپنی مذہب کی دینی
 و ہر گارجی آشکارا کو دیتے ہیں یہ رہی رہی اور یہی کہتے ہیں کہ خدا کی نشان دہی کا موہ اور اہل حق متبعین کی ہمت پر
 لعن و طعن جہلی فتویٰ بنوانا اور باوجود سیہ کاری سرخ کاغذ پر چھپوانا اس نیک فانی کو بھی ذرا دیکھنا چاہیے کہ کیا اس
 کار و نکی بد فانی کا قند کے سرخی سے ہی کہیں بدل ہو سکتی ہو لاجل و ملاوۃ الاباب شدادہ اچھا فتویٰ چھاپا کہ حسین
 صدق و دیانت کی ہمت نہیں اور سپرہ یہ کہ اس طومار کذب آثار کا نام کیا رکھا جامع الشواہد فی التزاج
 الیوم یسین عن المساجد جو خوش مسجدین نہ پھرین انکی باواکی دیوان قضا شرعی خدا تعالیٰ کی مسجد و مسجد کو
 انکا مال و مال اہل ظلم سے چھوینا چاہیے کہ اس قسم کی تعمیرین وقف ہو کر تہین یا کسی آباد و ملک کیا ان میں خیر و نیکو

آتا ہی نہیں معلوم کہ یہ دخل بجا ہو اور غصب بے قف الوقت لایمک اہل سنت والجماعت کا مشہور مسئلہ ہے
 عبادت خانوں میں عبادت مولیٰ کرنے کے جہد اہل قبلہ مستحق ہیں آئین بدعتی وہابی کا امتیاز کیا کہ معظمہ میں
 مسجد الحرام کو دیکھو اس پر تر و شریف مسجد میں نبی شیعہ بدعتی وہابی سب اہل کربلا کر نماز پڑھتے ہیں اور وہیں مطاف
 میں نبی شیعہ سب کی وقت میں طواف بیت اللہ شریف کرتے ہیں اور کوئی کسی سے مزاحم نہیں ہوتا اسی طرح
 سیدان عرفات میں سب ایک جگہ قوف عرفات کرتے ہیں باوجودیکہ سلطان ترکی حنفی اللہ ربیب پہر یہ ایسے کیا
 کے کو طرز کے حنفی بگڑی ہیں کہ موحیدین اہل سنت کو مسجد دن میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں یہاں تک صاف
 معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اس وعید شدید دین اعظم ممن منع مساجد اللہ ان یدکرفہا اسمہ وسمی فی خرابا
 کی صداق بن گئے ہیں پہر ان مردان اعظم الناس نے یہ اور ایک ظلم کیا ہے کہ اسی فتویٰ
 سرخ روین کہ جو انکی زبردستی کا پورا نشان ہے محیب بکراہل سنت والجماعت اہل حدیث اور انکی اتباع کو کہ
 جو اولئک حربا لادلائل حرب الاسلام الفالبون کے عین مصلحت ہیں خارج از اہل سنت والجماعت
 بتایا ہے اور رفع یدین کرنے اور لپکا کر کر آمین کہنے اور امام کے پچو احمد پڑھے ہو اس ملک میں فرقہ
 اہل سنت سے خروج کی علامت قرار دیکر اسکی عاملین کو شل روانہ فی خواجہ کو فرقہ قتال میں شامل
 کیا ہے کیا ان دشمنان دین کی اتنا ہی سمجھ میں نہ آیا کہ بدلا کہیں یہ افعال سنت ہی کیلئے فرقہ قتال میں جو نیکی
 بن گئے ہیں رفع یدین اور آمین بالجہر اور قرار ت فاتحہ خلف الامام طریقہ سینہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ
 علیہ وسلم سے ہیں نہ علامت فرقہ قتالہ لغو ذبالہ من سورہ ہذ الفہم اور اگر بالفرض بقول ان مبتدعین بد
 مذہبین کر ان افعال عمودہ کو علامات فرق باطلہ سے مانا جائے تو معاذ اللہ جملہ سلف صالحین اگر شہداء
 تابعین متابعین ائمہ مجتہدین و محدثین رضوان اللہ علیہم معین فرقہ قتال میں شامل ہو کر اہل سنت سے
 خارج ہوتے ہیں کیونکہ رفع یدین کرنا اور لپکا کر کر آمین کہنا اور امام کے پچو احمد پڑھنا اکثر ان حضرات
 محدثین کا معمول رہا ہے جیسا کہ حدیث کی کتابوں میں صحاح ستہ وغیرہم سے ثابت ہوتا ہے نواب
 اس صورت میں ان متقدمان عدو خدا و رسول نے از سلف تا خلف موا کثر صحابہ شیل خلفاء راشدین
 و عشرہ مبشرہ و حضرت عبداللہ بن عمر و جابر بن عبداللہ ابوبکر و الشعمہ ابن عباس و عبداللہ بن

زبیر و عائل بن حجر و مالک بن الحویرث و ابی حمید و سہیل بن سعد و محمد بن سلمہ و ابی قتادہ و ابی
 موسیٰ الاشعری و جابر و عمر اللیشی و غیر ہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و اکابر تابعین و تبع تابعین
 و ائمہ مجتہدین جیسے حضرت حسن بصری و عطاءطاؤس و مجاہد و نافع و سالم بن عبد اللہ و سعید بن
 شافع و امام مالک و امام احمد بن حنبل و امام بخاری و امام اسحاق بن راہویہ و سید محمد بن عبد اللہ
 حیلانی و غیر ہم رحمہم اللہ اور اہل اتباع کو مثل رد افض و خوارج کے جانا غزوہ بابت میں ہذا الکلام
 اللہ پس ایسی تقلید اور ایسے مقلدین بد مذہب ہیں خدا تعالیٰ ساری مسلمانوں کو بچا کر کہ جن ناغائے اندیشوں کو
 عطا کر صحابہ و کبار تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین و محدثین رحمہم اللہ کو اہل سنت خارج تبارک و تعالیٰ
 کچھ خوف خدا نہ ہو تو اب انکو یہ مشکل ہے کہ کیسی اس زمانہ کو رد حقانی درباری پر افسر نہ اٹھائیں اور
 اس پر زبان طعن نہ کہولیں پس یہ خائنین دین و دشمنان اہل حدیث حضرت عالی مرتبت حجۃ الخلف بعینہ السلف
 شیخ العلماء و المسلمین بقبول و ابرار شینا و قدرتنا و مولانا سید محمد زبیر حسین حقاً محدث و فقیہ دہلوی
 دام برکاتہ اور ان کی اتباع اور شاگردوں اور ان کی تالیفات پر جس قدر اتہام و افترا کریں بجا ہے
 اور طوفان برپا کریں سزاوارے کہ ان مقلدین عقب نشینوں کا شیوہ نیش زنی قدیم سے مقصداً طبیعت
 ہے اور اس سے انکی ایماندار کا ثابت ہوتی ہے پس یہ خیر خواہ خلق اللہ اہل سنت و الجماعت سے صفار کیا
 پر علی الاعلان یہ مظاہر کرتا ہے کہ پرچہ سرخ موسوم بہ جامع الشواہد میں جو جو عقیدے اور اعمال ان مقلدین
 مفسرین نے اس گروہ سنہ سنہ محمدیہ و ہمارے علماء کی تالیفات کو طرف منسوب کر دین انہیں سے کتنے ایک تبارک
 کذب و افترا محض ہیں کہ جنکی اکثر باعث ظہور و صدور و منہج یہی مقلدین مفسرین ہی ہیں اور برعکس
 نسبت انکی ہمارے طرف کرنی یہ اور کذب و افترا ہے اور کہتے ایک ان میں انکی نامہی اور طریقہ سلف
 صالحین سے انکی جاہل و نابالغ ہونے کا نشان ہے اور جو کہ انہوں نے نقل عبارت کسی کتاب کی نہیں کی اسلئے
 ہم ان جامع الشواہد پر ہرگز نیا لوں ہی طالب تصحیح نقل ہیں اگر وہ راست گو ہیں تو مریدان کا تصحیح
 نقل کریں اور دوبارہ دیکھ لیں کہ نہ کذاب و افترا پر داز ہیں اب رہا خانہ پڑھنا نہ
 پڑھنا ان مقلدین غالیوں کا ہم اہل سنت کے پیچھے سو یہ انکا ایک اختیار ہے امر ہے خواہ وہ چاہیں خواہ نہیں

یونانیہ بخاریہ غیلانیہ ششیہ حنفیہ معاویہ مرسیہ کراسیہ اور انکا نام مرجیہ اسلے رکھا گیا ہے
 کہ یہ گمان کرتے ہیں کہ مکلفین میں سے جب کسی نو لالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا بعد ازان
 تمام گناہ کو وہ اصلاً دوزخ میں داخل نہوگا اور ایمان ایک قول ہی بغیر عمل کو اور اعمال
 شرایع ہیں اور ایمان ایک قول مجرد ہی بغیر عمل کے اور سب لوگ ایمان میں زیادتی نہیں
 رکھتے یعنی ایمان میں سب برابر ہیں اور تحقیق ایمان اذکا یعنی عام لوگوں کا اور ایمان
 خرسثون اور انبیا کا ایک ہے یعنی کم و بیش نہیں اور ایمان بڑھتا گھٹتا نہیں اور ایمان میں
 استثنائیں نہیں کہا جاتا یعنی یوں نہیں کہا جاتا کہ انشاء اللہ میں مومن ہوں اور جسے اقرار کیا
 ساتھ زبان کو ایمان کا اور عمل نکلیا پس وہ مومن ہے انتہا پس حنفی نہ ہے کہ مرجیوں کی
 ان عقائد سے کئی باتوں میں حنفی مقلدین کے عقاید بھی مطابقت رکھتے ہیں جیسا کہ آگے
 شرح عقائد وغیرہ کتب کے پڑھنے والے خوب واقف ہیں پس اس لئے حضرت پیران ہر
 قدس سرہ نے مقلدین حنفیہ بھی مرجیوں کی بارہ فرقوں میں سے ایک فرقہ قرار دیکر اہل سنت
 سے خارج فرمایا ہے قتال ولا تلک من المشرکین اب جاسے غور ہو کہ یہ سب مقلدین مذہب حنفیہ
 اپنی صرف زبانی جمع خرچ سے ہم عاملان حدیث کو غیر مقلد قرار دیکر اہل سنت سے خارج بنا رہے
 الحمد للہ واللہ کہ ان مفتترین کذابین کا کلام پاک حضرت پیران پیر صاحب ہر سے مرجع ہونا ثابت ہو کر
 اہل سنت والجماعت سے خارج ہونا مثل آفتاب نیمروز کو ظاہر ہو گیا اب مبتدع ہونا بھی انکا ہم کلام
 پاک حضرت پیران پیر صاحب ہی سے ثابت کرتے ہیں حضرت قسطلیٰ خطاب اپنی اسی کتاب میں صفحہ ۹۸ پر
 فرماتے ہیں - واعلم ان لہل البدع علامات يعرفون بها فعلامتہ اہل البدعۃ الوقیعۃ الخ ترجمہ جان
 تو کہ تحقیق اہل بدعت کو لے نشانیاں ہیں کہ ان نشانیوں سے وہ پہچانے جاتے ہیں پس اہل بدعت کی نشانی
 اذکا اہل حدیث کی غیبت کرنا ہی الخ پس یہاں سے ہی ان مقلدین بدگویان و ضعیف کنندگان
 اہل حدیث کا بدعتی ہونا قابل یقین ہو گیا اس لئے کہ مذہب راہن اہل حدیث اور اس کے
 اتباع کی غیبت و برائی کر کے نامہ اعمال اپنا سیاہ کر نہیں غرض میں خدا تعالیٰ اپنے سچے پیادہات و

ابن ابی امریہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ فرقہ ناجیہ کے دو ہی لقب ہیں اہل حدیث یا اہل سنت والجماعت
وہ ایک ہی گروہ چونکہ مثل و زرق باطلہ کے انکار کے فرقے ہوں اور یہ بھی صفحہ ۱۲ غنیۃ الطہان ہی
سے نقل ہوتا ہے۔ فاصل ثلث و سبعین فرقہ عشرۃ اہل السنۃ والخوارج والشیعۃ والمعتزلہ والرجیۃ
والمشبہۃ والجمیۃ والضراریۃ والنجاریۃ والکلابیۃ قابل السنۃ طائفۃ واحدۃ والخوارج خمس
عشرۃ فرقۃ والمعتزلہ ستۃ فرقۃ والرجیۃ اثنی عشر فرقۃ والشیعۃ اثنا وثلثون فرقۃ والجمیۃ
والنجاریۃ والضراریۃ والکلابیۃ کل واحدۃ فرقۃ والمشبہۃ ثلث فرق جمع ذلک ثلث و سبعون
فرقۃ علی ما خبرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما الفرقتہ الناجیۃ فہی اہل السنۃ والجماعہ وقد بینا
مذہبہم واعتقادہم علی ما قد سا ذکرہ وسمی ہذہ الفرقتہ الناجیۃ القدیریۃ والمعتزلہ تجربۃ لقولہا
ان جمیع المخلوقات بمشیۃ اللہ تعالیٰ وقدرتہ و ارادۃ و خلقہ وسمیہا الرجیۃ و شکاکیتہ لاستثناء ما
فی الایمان ليقول احدہم انا مؤمن انشاء اللہ تعالیٰ علی ما قد متابیانہ وسمیہا الرافضیۃ ناصبیۃ لقولہا
باختیار الامام ونصبہ بالعقد وسمیہا الجہمیۃ والنجاریۃ مشبہۃ لاثباتہا صفات الباری عز وجل
سئل العلم والقدرة والحیوة وغیرہا من الصفات وسمیہا الباطنیۃ وحشونیۃ لقولہا بالاجبار و
تعلیقہا بالاثار و ما اسمہم الا اصحاب الحدیث و اہل السنۃ علی ما بینا انتہی ترجمہ پس اصل
تہتہ فرقوں کے دس فرقے ہیں اہل السنۃ اور خوارج اور شیعہ اور معتزلہ اور مرجیہ اور
مشبہ اور جہمیہ اور ضراریہ اور نجاریہ اور کلابیہ پس اہل سنت کا ایک گروہ ہوا اور خوارج کے
پندرہ گروہ اور معتزلہ کے چھ گروہ اور مرجیوں کے بارہ گروہ اور شیعوں کے تیس گروہ اور جہمیوں
و نجاریہ و ضراریہ و کلابیہ ہر ایک ان میں سے ایک گروہ ہے اور مشبہ تین گروہ ہیں پس تمام تہتر
گروہ ہیں چنانچہ خبر دی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نبات پانے والا گروہ پس وہ اہل سنت
و جماعت ہیں اور تحقیق ہم نے انکا مذہب اعتقاد بیان کیا ہے اس طریق پر کہ اوپر گذرا اور اس
فرقہ ناجیہ کا نام رکھا ہے قدیریوں اور معتزلہ نے مجبرینے قائل ببحر اس وجہ سے کہ یہ فرقہ ناجیہ
قائل ہوا ہے کہ تحقیق تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی مشیت و قدرت و ارادہ سے ہوا اور مرجیوں اس

فرقہ ناجیہ کا نام رکھا ہے شکاک یہ انکے ایمان میں استثنا کرنیکی وجہ سے کہ ان میں سے ہر ایک کو تہذیبی و مین ہون انشا اللہ چنانچہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے اور رافضیوں نے اس گروہ ناجیہ کا نام رکھا ہے نا صبی اس جہت سے کہ گروہ ناجیہ سے اختیار کرنے و برپا کرنے امام کے قائل ہوتے ہیں ساتھ عقد اہل اسلام کے اور جھیلہ و ریخاریہ نے نام رکھا ہے فرقہ ناجیہ کا مشبہہ بدین و جہ کہ گروہ ناجیہ اثبات صفات کرتا ہے علم و قدرت و حیا و غیرہ صفات سے اللہ تعالیٰ کے لئے اور فرقہ باغیہ نے گروہ ناجیہ کا نام رکھا ہے حشویہ اسلئے کہ قول کرتا اور مانتا مارنا فرقہ ناجیہ کا ساتھ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہے اور نہیں کوئی نام ان کا یعنی گروہ ناجیہ کا مگر اصحاب حدیث و اہل سنت انتہی۔ پس متقلدین بد مذہبین اب غفلت سے چونکیں اور خوب غور کریں کہ انبیاء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل کرنیوالوں کا نام اہل سنت و الجماعت ہے اور وہ اہل حدیث ہیں اور انکی اتباع میں نہ اور کوئی پس جس طرح ہم نے فرقہ ناجیہ کا لقب اصحاب حدیث و اہل سنت ہوتا حضرت قطب الاقطاب کی تحقیق سے ثابت کر دیا اسی طرح کوئی متقلد بد مذہب اپنا اہل سنت ہوتا یا وجود روگردانی حدیث محض فقہ پر چلکر کسی ایسے عالمی قدر محقق مجتہد پیر شریعت و طریقت کی قول سے ثابت کر دکھائی ورنہ اہل سنت ہونیکا دعویٰ ٹکریئے

واخر دعوانا ان احمد الله رب العالمین

راحمہ اللہ سیوالہذا اللہ عنہ ساکنین قصبہ سیکری علاقہ بہرت پور



